عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۰ | ۲۰ تا ۲۸ر شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ر جولائی ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۲۸

لاہور ہائیکورٹ کا مستحسن فیصلہ

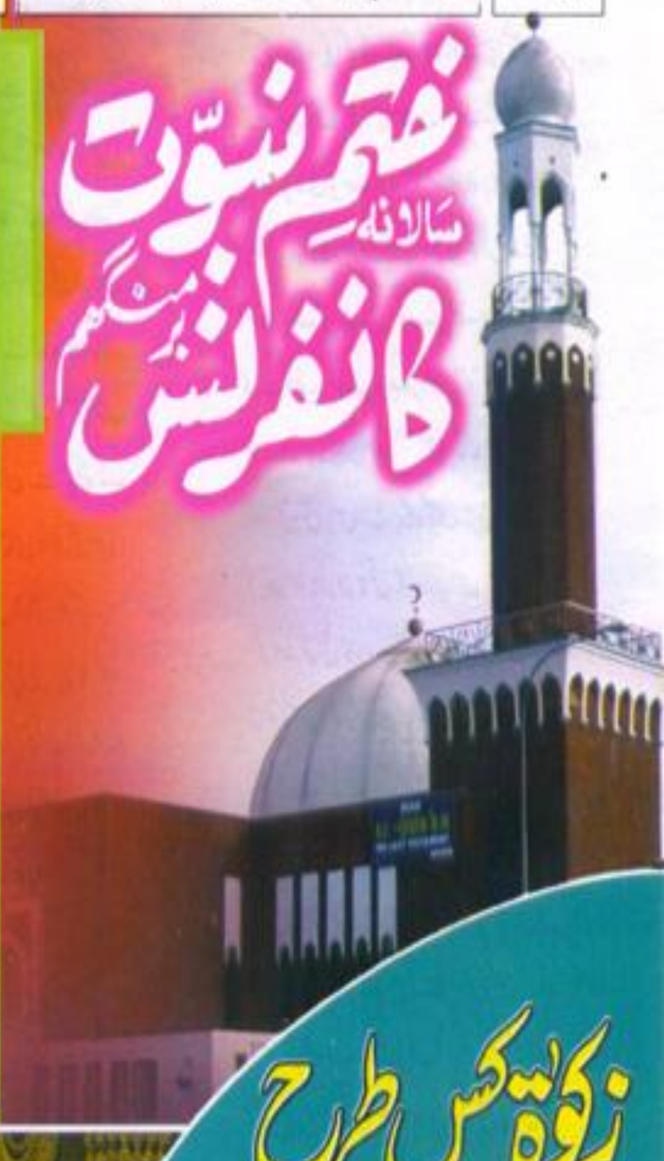

☆......امت مسلمہ اعتدال پسند امت ہے۔
شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی

☆......اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح کے لیے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔ ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔
مولانا فضل الرحمن

☆......قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام کے متوازی دین ہے۔
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

☆......عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ایمان کا حصہ ہے۔
صاحبزادہ عزیز احمد

☆......منکرین ختم نبوت اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں۔
مولانا فضل الرحیم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

ساجد حسین' پشاور

س:..... کن وجوہات کی بنا پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے جب کہ قادیانیوں کا کلمہ اور حضرت محمدؐ پر کامل یقین ہوتا ہے؟

ج:..... قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا' حالانکہ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی قرار دیا گیا ہے' اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام انبیاء کرام کی توہین و تنقیص کی ہے' ان کو گالیاں دی ہیں' اگر قادیانیوں کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان ہوتا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے مدعی نبوت کو نبی' رسول' مسیح اور مہدی کیوں مانتے؟ وہ تو ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق نہیں چہ جائیکہ اس کو نبی و رسول مانا جائے۔

قادیانی جب کلمہ شریف پڑھتے ہیں تو اس پر محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

''ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے' مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی' لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں شامل ہوگیا...... ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل' بے کار اور باطل رہا' اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر' بلکہ پکے کافر ٹھہرے...... ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے' صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔

علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی' کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے' جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: ''صار وجودی وجودہ'' (میرا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے' ترجمہ از ناقل) نیز ''من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارای'' (جس نے میرے درمیان اور مصطفیٰ کے درمیان تفریق کی' اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ دیکھا' ترجمہ از ناقل) اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا' جیسا کہ آیت ''آخرین منہم'' سے ظاہر ہے' پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے' جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

آپ نے دیکھا مرزائی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں' اس لئے وہ کافر اور زندیق ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۲۰ تا ۲۸ رشعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ رجولائی ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۲۸

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

لاہور ہائی کورٹ کا مستحسن فیصلہ!	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
پرامن معاشرہ میں علمائے کرام کا کردار	۷	قاری محمد حنیف جالندھری
زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟	۹	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی
سالانہ ختم نبوت پر منگھم کی تفصیلی رپورٹ	۱۵	محمد وسیم غزالی
دارالعلوم دیوبند اور تبلیغ و دعوت	۱۹	ابوالیث گنگوہاوی
تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں (آخری قسط)	۲۱	مولانا حذیفہ وستانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷-۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسین — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جہنم کے اَحوال

جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہوگی

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے لوگوں میں اکثریت فقراء کی نظر آئی، اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے لوگوں میں اکثریت عورتوں کی نظر آئی ہے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۴)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں کے لوگوں میں اکثریت عورتوں کی ہے، اور جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگوں میں اکثریت فقراء کی ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۴)

جنت میں فقراء کی اکثریت ہونا تو ظاہر ہے کہ فقراء میں جنت والے اعمال کی زیادہ رغبت، اور مال دار جنت والے اعمال میں اکثر کوتاہی اور غفلت کا شکار ہوتے ہیں، اِلَّا ماشاء اللہ!

اور جہنم میں عورتوں کی اکثریت کی وجہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ: تم صدقہ کیا کرو، کیونکہ مجھے دوزخ میں تمہاری اکثریت دکھائی گئی ہے، انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ۔"

ترجمہ:... "تم لعنت زیادہ کرتی ہو، اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔"

دوزخ میں جس شخص کو سب سے کم عذاب ہوگا وہ کون ہے؟

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا، جس کے پاؤں کے تلووں کے اس حصے میں جو زمین سے نہیں لگتا، آگ کے دو شعلے ہوں گے، جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح اُبلتا ہوگا، جس طرح ہنڈیا اُبلتی ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۴)

جیسے کہ صحیح بخاری اور حدیث کی دُوسری کتابوں میں آیا ہے، یہ ابوطالب ہوں گے، جن کو تمام اہل دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا کہ ان کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے، جس کی گرمی سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح اُبلتا ہوگا۔ اس حدیث سے دوزخ کے عذاب کی شدّت کا کچھ اندازہ ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھیں۔

ترجمہ:... "اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں قبر کے عذاب سے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں مسیح دجال کے فتنے سے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں زندگی اور موت کے فتنوں سے، اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں گناہ سے اور تاوان سے۔"

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جنتی کون ہے؟ اور دوزخی کون؟

"حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ اہلِ جنت کون ہیں؟ ہر کمزور جس کو کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر وہ قسم کھالے اللہ پر تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کردیتا ہے۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر بدمزاج، سخت طبع، جمع کرکے روکنے والا، متکبر۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۴)

یعنی جنتیوں کے اوصاف یہ ہیں، اور دوزخیوں کے یہ، اور یہ اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ اکثریت کے بیان فرمائے ہیں۔

اہلِ جنت کے اوصاف:

ہر کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہوں، اور اس کو بنظرِ حقارت دیکھتے ہوں، یا وہ خود اپنے آپ کو کسی قطار و شمار میں شمار نہ کرتا ہو، نرم دل ہو، اور ایمان کی وجہ سے اس کی طبیعت میں لچک اور نرمی پائی جاتی ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایسا مرتبہ ہے کہ اگر وہ قسم کھاکر یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔

دوزخیوں کے اوصاف:

دوزخیوں کے بارے میں فرمایا: اکھڑ مزاج، سخت طبع، مال کو جمع کرنے والا، اور کسی کو نہ دینے والا، متکبر، خلاصہ یہ کہ اس کی طبیعت میں عجز اور نرمی نہیں ہوتی، واللہ اعلم! اللہ تعالیٰ دوزخ سے اور دوزخیوں کے اَحوال سے محفوظ رکھے۔ ☆☆☆

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

لاہور ہائی کورٹ کا مستحسن فیصلہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

پنجاب ہوم آفس سے ڈی پی او چنیوٹ کے نام ایک رپورٹ آئی۔ جس میں درج تھا کہ:

الف..... ’’خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا کہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں تیسواں سالانہ ردقادیانیت کورس ۹؍جولائی سے ۲۹؍جولائی ۲۰۱۱ء کو منعقد ہورہا ہے۔ کورس میں قادیانی مذہب کے خلاف لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ موجودہ حالات میں ایسے کورسز کا انعقاد وذہن سازی اور قادیانیوں کے خلاف کاروائیوں میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔

ب..... لہٰذا آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ ملک میں پائی جانے والی دہشت گردی کے تناظر میں اس قسم کے کورسز کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ آپ اس سلسلہ میں تصدیق کریں اور اس کو روکنے کے لئے قانونی اور انتظامی کاروائی عمل میں لائیں۔‘‘

۱..... اس عبارت کو بار بار پڑھیں۔ حکومتی دوائر میں چھپے قادیانی عناصر اور شاطر قادیانی دماغ کی عیاری ملاحظہ ہو جو کورس تیس سال سے ہورہا ہے، جس کے اس سال بھی ہر سال کی طرح اشتہار چھپ کر ملک بھر میں چسپاں ہوئے۔ ماہنامہ لولاک ہفت روزہ ختم نبوت، روزنامہ اسلام میں اشتہار وداخلہ کے لئے شرائط پر مشتمل ہدایات شائع ہوئیں۔ اسے خفیہ ذرائع سے تعبیر کرنا یہ وہی ذہنیت ہے جو ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے فیصلہ کو کالعدم وبے اثر کرنے کے لئے زخمی سانپ کی طرح بل کھارہی ہے۔

۲..... اس رپورٹ میں یہ درج ہونا کہ: ’’کورس میں قادیانی مذہب کے خلاف لیکچر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ قرآن وسنت، پاکستان کی پارلیمنٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ جات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات، رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کے مطابق ختم نبوت منکر کافر ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ’’ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷) مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعویٰ کے باعث انکار ختم نبوت لازم آیا۔ اب ختم نبوت کے منکرین کے خلاف کورس نہ پڑھایا جائے۔ یورپ، ایشیا، امریکا اور افریقہ کی یونیورسٹیوں میں تقابل ادیان کورس ہوتے ہیں۔ اس پر پی ایچ ڈی کی سندیں ملتی ہیں۔ اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ ایک دینی مدرسہ میں ہو تو یہ پاکستان کی بیوروکریسی کی مصلحت کے خلاف۔ آخر اس کا کوئی جواز ہے؟۔

۳..... ’’قادیانیوں کے خلاف ذہن سازی وکاروائیوں کا باعث بن سکتا ہے۔‘‘ یہ بہت دور کی کوڑی لائی گئی ہے۔ جب سے قادیانیت نے انگریز کی کوکھ سے جنم لیا۔ اس دن سے آج تک جہاں کہیں کوئی واقعہ ہوا۔ اس کا اصل باعث قادیانیوں کی اپنی شرانگیزی ہے۔ ایک بار بھی مسلمانوں کی طرف سے ابتداء نہیں ہوئی۔ گزشتہ سال کا لاہور کا وقوعہ۔ وہ بھی قادیانی قیادت وایجنسیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ موقع پر ایک ملزم کو گرفتار کرنا، پھر اس کیس کے باقی ملزمان کو ٹریس نہ کرنا۔ قادیانیوں کا اس پر چپ سادھ لینا۔ کیا یہ غمازی نہیں کررہا کہ محض بیرون ملک قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے لئے ویزے بڑھانے کی یہ

سازش کی۔ قادیانیوں سمیت پوری حکومت اس پر متفق ہے کہ عالمی مجلس کا ان کارروائیوں سے نہ کوئی تعلق تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔ ایک پرامن جدوجہد پر کاربند تمام مسالک کے مشترکہ پلیٹ فارم کو موردالزام ٹھہرانا نہ ملک کی خدمت ہے نہ حکومت کی۔

۴...... ''ملک میں پائی جانے والی دہشت گردی کے تناظر میں اس قسم کے کورسسز کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ روکنے کے لئے قانونی و انتظامی کارروائی عمل میں لائیں۔'' اس رپورٹ کا یہ جملہ بتاتا ہے کہ مسجد میں جوتی چوری کا اندیشہ ہو تو مسجد گرانے کا فیصلہ جس طرح احمقانہ اقدام ہوگا۔ اسی طرح یہ جملہ بھی عقلمندی کے ترازو میں تولنا مشکل ہے۔ ہاں! البتہ یہ خدشہ ضرور ہے کہ قادیانی، قادیانی نواز لابیاں اپنی رپورٹ کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی ڈرامہ نہ کریں۔ لیکن اس پر نظر رکھنا اور اس کا انسداد کرنا پولیس وانتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں آج تک جس جس ساتھی نے کورس پڑھا۔ جس کو جو جو سند دی گئی۔ ہر ایک کا مکمل پتہ ولدیت، سند نمبر تک ہمارے پاس موجود ہیں۔ پورے ملک میں ہمارے مدرسہ کا ردقادیانیت پڑھا ہوا ساتھی آج تک قانون شکنی میں ملوث نہیں پایا گیا۔ کیا ملک بھر کی کوئی یونیورسٹی ایک مسکین جماعت کے تیسرے درجہ کے مدرسہ کی اس کارکردگی کے چیلنج کو قبول کرسکتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے تخریب کاری میں ملوث ہوں تو یونیورسٹی بند نہیں کی جاتی۔ ہمارے مدرسہ کے کسی طالب علم پر کسی بڑے جرم کا الزام تو درکنار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کا الزام بھی نہیں لگا۔ جس کا گواہ ہمارا تیس سالہ ریکارڈ ہے۔ پھر اس کورس کو بند کردینا، دنیا میں انوکھے و نادر فیصلے کی کوئی مثال ہے؟۔

قارئین! اس رپورٹ کے ملتے ہی ڈی پی او صاحب نے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کو بلاکر کورس کی بندش کا حکم نامہ سنادیا۔ جس سے سخت پریشانی ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلہ میں اپنے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے صورت حال عرض کرکے آپ کی ہدایات کی روشنی میں تین اقدام کئے:

۱...... اس پوری صورت حال پر مشتمل روزنامہ اسلام میں مضمون لکھا۔ جو ۳۰؍جون ۲۰۱۱ء کو ملک بھر کے ایڈیشنوں میں شائع ہوا۔

۲...... مرکزی وصوبائی حکومت کے اعیان وانصار کو اس کی کاپی بھیجی گئی۔ راولپنڈی دارالعلوم زکریا کے مہتمم حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی نے پوری صورت حال جاکر حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ سے بیان فرمائی۔ خانقاہ سراجیہ کے صاحبزادہ ملک سعید احمد نے بھی صورت حال سے حضرت مولانا دامت برکاتہم کو مطلع کیا۔

۳...... یکم جولائی ۲۰۱۱ء کو لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کردی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ۴؍جولائی کی شام مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے پاس پولیس کے کارندے آئے اور کورس کا شیڈول معلوم کیا۔ اس سے مثبت اشارہ معلوم ہوا۔ آج ۵؍جولائی کو لاہور ہائیکورٹ کے جناب جسٹس محمد انوارالحق صاحب کے ہاں رٹ کی سماعت ہوئی۔ ملک عزیز کے ممتاز قانون دان جناب خواجہ ابرار مجال، نامور ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، جناب چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب پیش ہوئے۔ دلائل سننے کے بعد جسٹس محمد انوارالحق صاحب نے مرکزی وصوبائی ڈویژنل وضلعی حکومت کے لئے آرڈر پاس کیا کہ کورس کے انعقاد میں کوئی ناروا پابندی ومداخلت نہ کی جائے۔ جو کورس ہوتا ہے ہونے دیا جائے۔

لیجئے! ایک بار پھر قادیانیت ہار گئی اور اسلام جیت گیا۔ فالحمدللہ! ہم بھی تلخی کو بھول جاتے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ بھی۔ ہم ایک ایک ساتھی کا مکمل ایڈریس وکوائف کے بغیر داخلہ نہ کریں گے۔ ضلعی حکومت کو تمام مطلوبہ معلومات مہیا کریں گے۔ ڈی پی او صاحب چنیوٹ بھی مکمل سیکورٹی مہیا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کارخیر کی توفیق سے نوازیں۔ قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اور ملک عزیز پاکستان کی پردۂ غیب سے حفاظت فرمائیں۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

پُرامن معاشرے کے قیام میں علماء کرام کا کردار!

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

"پاک انسٹیٹیوٹ فار پیس اسٹڈیز" ایک غیر سرکاری فورم ہے جو قیام امن کے حوالے سے مختلف علمی اور فکری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے، اس ادارے کے زیر اہتمام ایک وقیع اور پُرمغز ماہنامہ "تجزیات" بھی شائع ہوتا ہے (اگرچہ ان میں اکثر تجزیات یکطرفہ ہوتے ہیں)۔

محمد عامر رانا اور محمد مجتبیٰ راٹھور اس ادارے کے روح رواں ہیں۔ گزشتہ دنوں پی آئی پی ایف کے زیر اہتمام "پُرامن معاشرے کے قیام میں علماء کرام کا کردار" کے موضوع پر دوروزہ قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا، اس سیمینار میں تمام مکاتب فکر کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ مجھے بھی اس سیمینار میں شرکت اور اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ سیمینار کی پہلی نشست کی صدارت کی ذمہ داریاں بھی نبھانے کو کہا گیا۔ اس موقع پر میں نے جو معروضات پیش کیں وہ پیش خدمت ہیں:

جس طرح انسان کے لئے ہوا اور غذا بنیادی ضرورت ہے، اسی طرح انسانی معاشرے کے لئے سب سے اہم اور بنیادی ضرورت امن وسلامتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل عرب پر اپنا احسان جتلاتے ہوئے دو باتوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الذی اطعمهم من جوع
وامنهم من خوف۔" (القریش:۴)

ترجمہ: "جس اللہ نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا۔"

اس آیت سے پتہ چلا کہ بھوک کی حالت میں خوراک کی فراہمی اور خوف کی حالت میں امن وامان کی فراہمی یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اسی طرح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی ذرع یعنی مکہ مکرمہ میں چھوڑا تو اللہ سے پہلے امن وامان اور اس کے بعد معیشت وتجارت کی دعا کی:

ترجمہ: "اے میرے رب! اس کو پُرامن شہر بنادیجئے اور یہاں کے رہنے والوں کو قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرمایئے....."

دوسری جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو پُرامن بنادیجئے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچایئے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔" (الابراہیم:۳۵)

سورۂ نحل میں اللہ تبارک وتعالیٰ ایک قوم کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی، اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کردی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کرتوت کی وجہ سے ان کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف ان کا پہننا اور اوڑھنا بن گیا۔" (النحل:۱۱۲)

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات پر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے امن وسلامتی کو بہت بڑی نعمت اور احسان قرار دیا ہے اور اس نعمت کی ناشکری کرنے والوں پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

بدامنی اور بے اطمینانی معاشرے کے امن وامان اور معاشرے کی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل ہے، جو معاشرہ مامون نہ ہو، جس معاشرے اور سماج میں انسان کو ہر وقت اپنی جان ومال کی فکر اور اس کے بارے میں خطرہ لگا رہتا ہو اور جہاں انسان ہر لمحہ اپنی عزت وآبرو کے بارے میں مختلف اندیشوں سے دوچار ہو، وہاں علمی ترقی رک جاتی ہے، تہذیب وتمدن انحطاط پذیر ہونے لگتے ہیں، اخلاقی پستی پیدا ہونے لگتی ہے اور عدم تحفظ کا احساس ہر شعبۂ زندگی کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

اس وقت ہمارے ساتھ بھی یہی صورت حال درپیش ہے کہ ہم سب بدامنی کا شکار ہیں، جس کی بنا پر ہم دینی اعتبار سے ترقی کررہے ہیں نہ دنیاوی اعتبار سے، اگر ہم دینی اعتبار سے ترقی کرکے اپنی آخرت سنوارنا چاہتے ہیں اور دنیاوی اعتبار سے اقوام عالم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے لئے ایک پُرامن معاشرہ تشکیل دینا ہوگا۔

ہمارا مذہب، اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ امن وسلامتی اس کی رگ رگ میں داخل ہے، اس مذہب کے متبعین کے لئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں: (۱) مومن، (۲) مسلم، دیکھا جائے تو یہ دونوں

تعبیریں مذہب اسلام کی امن پسندی کا مظہر ہیں۔

اسلام کا مزاج یہ ہے کہ وہ ہمیشہ مشکلات کی اصل بنیاد اور محرکات کو تلاش کرتا ہے اور اصل مرض کی شناخت کر کے سب سے پہلے اس کے علاج کی طرف توجہ دیتا ہے۔ زمانہ عرب کی جاہلیت سے زیادہ بدامنی اور لاقانونیت شاید ہی تاریخ میں کبھی رہی ہو، لیکن اسلام نے اس خوش اسلوبی سے اس کا علاج کیا کہ وہی لوگ جن کی وحشت اور جہالت ضرب المثل تھی، پوری دنیا کے لئے امن کے پیامبر بن گئے۔ وہ لوگ جو معمولی معمولی باتوں پر کئی سال جنگیں لڑتے تھے، اسلام کی برکت سے آپس میں شیر وشکر بن گئے۔ ارشاد ربانی ہے:

"فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا"

اگر ہم پُرامن معاشرے کا قیام چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے بدامنی کے اسباب وعوامل کو دیکھنا ہوگا، پھر ان کا سدباب کرنا ہوگا، تب جا کر معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بنے گا۔

ایک پُرامن اور پُرسکون معاشرہ کیسا ہونا چاہئے اور اس کے خدوخال کیا ہونے چاہئیں، ذیل میں ہم ان میں سے چند کا تذکرہ کرتے ہیں:

معاشی محرومی کا خاتمہ:

سب سے پہلے جو چیز انسان کو بدامنی پر ابھارتی اور اکساتی ہے وہ معاشی محرومی کا احساس ہے، جب انسان کے دل میں معاشی محرومی کا احساس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ہر جائز وناجائز راہ اختیار کرتا ہے۔ یہ حکومت وریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کو معاش کے اسباب مہیا کرے تاکہ کسی بھی انسان کے دل میں معاشی محرومی کا احساس پیدا نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے ایک مخصوص نصاب کے بعد ہر آدمی کے ذمہ لازم کردیا ہے کہ وہ اپنی دولت کا ایک متعین حصہ معاشرے کے غریب اور نادار طبقے کو دے، اس طرح معاشرے میں غربت اور معاشی محرومیوں کا احساس پیدا نہیں ہوگا اور غریب وامیر کے درمیان نفرت کی دیواریں کھڑی نہ ہوں گی۔ محلات اور جھونپڑیوں کے درمیان جس قدر فاصلے بڑھیں گے، اسی قدر معاشرے کے اندر انارکی پھیلے گی، بدامنی عام ہوگی اور غریب کے ہاتھ امیر کے گریبان کی طرف بڑھیں گے۔ عالم عرب کے کئی ملکوں میں آج انقلاب کے جو مناظر آپ دیکھ رہے ہیں، اس کی بنیادی وجہ معاشی محرومیوں کا یہی احساس ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے اپنی تعلیمات میں جگہ جگہ دنیا کی بے ثباتی کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرائی ہے کہ دنیا کی یہ نعمتیں، یہ مال ودولت، یہ کروفر، یہ عیش وعشرت کے اسباب..... سب فانی ہونے والے ہیں، یہ چند روزہ بہار ہے، مومن کی نگاہ آخرت کی زندگی پر رہے کہ اس کی نعمتیں لافانی اور سعادت ونجات کی وہی زندگی، اصل زندگی ہے، آخرت پر یہ ایمان ویقین ایک مومن کو دنیا میں اہل ثروت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے سے روک دیتا ہے، وہ فراوانی رزق پر شکر اور تنگی وعسرت کے زمانے میں صبر کرتا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۶؍جولائی ۲۰۱۱ء)

مرتد اور زندیق کو قتل کرنا اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے

سرگودھا..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً دینی جماعت ہے قتل وغارت اور دہشت گردی جماعت کے نزدیک مجرمانہ اقدام ہے۔ شبان ختم نبوت کے سالانہ تربیتی کنونشن میں سینکڑوں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے نوجوانوں کو خبردار کیا ہے کہ کفر کی چالوں سے ہوشیار رہیں قادیانی آج کل مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز پر چلتے ہوئے جھوٹا پمفلٹ شائع کر کے پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو قتل کرنے کا عندیہ دے رہی ہے، آپ نوجوان اپنے ذہن میں رکھیں جو آدمی یہ عندیہ دے کہ قادیانیوں کو ہر آدمی قتل کرسکتا ہے، اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں کہ وہ تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹا اور شیطان ہے، ہم واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت خواجہ خواجگان خان محمد صاحبؒ تک کی طرز پر چلنا اپنا ایمان سمجھتے ہیں، ہمارے پاکستان میں کئی دفاتر موجود ہیں سب کو پابند کردیا گیا ہے کہ جہاں بھی ایسی آواز اٹھے تو اس کی فوری اطلاع دیں، کیونکہ کسی بھی مرتد اور زندیق کو قتل کرنا اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے، ہم اس کے مکلف نہیں ہیں۔

البتہ گورنمنٹ اور قادیانی یہ مت بھولیں کہ ہم ایسے جھوٹے اور مکروہ بیانات سے قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے پردہ چاک کرنا چھوڑ دیں گے، اس کو ہم کفر کی علامت سمجھتے ہیں، یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا مسئلہ ہے اور قیامت کے آخری دن تک اس پر بیانات ہوتے رہیں گے، اس مسئلہ کے لئے ہم اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گے لیکن قادیانیوں کو قانون کی بالادستی کا سبق پڑھاتے رہیں گے۔ اجلاس میں مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد رضوان، مولانا ثناء اللہ ایوبی، مولانا حیدر علی، مولانا مفتی بلال، مولانا محمد الیاس، عاصم اشتیاق اور دیگر مقررین نے خطاب کیا اور بھائی محمد وسیم نے ہدیہ نعت پیش کی۔

زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟

زکوٰۃ کے موضوع پر حضرت مولانا مفتی محمد عثمانی مدظلہ کا ایک خطاب افادۂ عام کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

زکوٰۃ نہ نکالنے پر وعید:

اس مقصد کے لئے میں نے قرآن کریم کی دو آیتیں آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں، ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بڑی سخت وعید فرمائی ہے جو اپنے مال کی کماحقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے، ان کے لئے بڑے سخت الفاظ میں عذاب کی خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا کہ:

"جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔"

یعنی جو لوگ اپنا پیسہ، اپنا روپیہ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جارہے ہیں اور ان کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، ان پر اللہ تعالیٰ نے جو فریضہ عائد کیا ہے اس کو ادا نہیں کرتے، ان کو یہ خبر سنا دیجئے کہ ایک دردناک عذاب ان کا انتظار کر رہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اس دردناک عذاب کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہ دردناک عذاب اس دن ہوگا جس دن اس سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس آدمی کی پیشانی اس کے پہلو اور اس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس کو یہ کہا جائے گا:

"ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ" (التوبہ:۳۵)

ترجمہ: "یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو جو تم اپنے لئے جمع کر رہے تھے۔"

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس انجام سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ ان لوگوں کا انجام بیان فرمایا جو روپیہ جمع کر رہے ہیں لیکن اس پر اللہ تعالیٰ نے جو فرائض عائد کئے ہیں ان کو ٹھیک ٹھیک بجا نہیں لاتے، صرف ان آیات میں نہیں بلکہ دوسری آیات میں بھی وعید یں بیان فرمائی ہیں چنانچہ "سورہ ھمزہ" میں فرمایا:

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَةٍ لُّمَزَةِ o الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ o یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ o کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ o وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ o نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ o

یعنی اس شخص کے لئے دردناک عذاب ہے جو عیب نکالنے والا ہے اور طعنہ دینے والا ہے، جو مال جمع کر رہا ہے اس کو گن گن کر رکھ رہا ہے (ہر روز گنتا ہے کہ آج میرے مال میں کتنا اضافہ ہو گیا ہے اور اس کی گنتی کر کے خوش ہو رہا ہے) اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ مال مجھے ہمیشہ کی زندگی عطا کر دے گا، ہرگز نہیں۔ (یاد رکھو! یہ مال جس کو وہ گن گن کر رکھ رہا ہے اور اس پر جو واجبات ہیں ان کو ادا نہیں کر رہا ہے، اس کی وجہ سے) اس کو روندنے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا، تمہیں کیا پتہ کہ "حطمہ" کیا چیز ہوتی ہے؟ (یہ "حطمہ" جس میں اس کو ڈالا جائے گا) ایسی آگ ہے جو اللہ نے سلگائی ہے (یہ کسی انسان کی سلگائی ہوئی آگ نہیں ہے، جو پانی سے بجھ جائے یا مٹی سے بجھ جائے یا جس کو فائر بریگیڈ بجھا دے بلکہ یہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے) جو انسان کے قلب و جگر تک جھانکتی ہوگی (یعنی انسان کے قلب و جگر تک پہنچ جائے گی)۔

اتنی شدید وعید اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، آمین۔

یہ مال کہاں سے آرہا ہے:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر ایسی شدید وعید کیوں بیان فرمائی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ مال تم اس دنیا میں حاصل کرتے ہو چاہے تجارت کے ذریعہ حاصل کرتے ہو، چاہے ملازمت کے ذریعہ حاصل کرتے ہو یا کسی اور ذریعہ سے حاصل کرتے ہو ذرا غور کرو کہ وہ مال کہاں سے آرہا ہے؟ کیا تمہارے اندر طاقت تھی کہ تم اپنے زور بازو سے وہ مال جمع کر سکتے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا حکیمانہ نظام ہے، وہ اپنے اس نظام کے ذریعہ تمہیں رزق پہنچا رہا ہے۔

گاہک کون بھیج رہا ہے:

تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے مال جمع کر لیا اور دکان کھول کر بیٹھ گیا اور اس مال کو فروخت کر دیا تو اس کے نتیجہ میں مجھے پیسہ مل گیا، یہ نہ دیکھا کہ جب دکان

کھول کر بیٹھ گئے تو تمہارے پاس گاہک کس نے بھیجا؟ اگر تم دکان کھول کر بیٹھے ہوتے اور کوئی گاہک نہ آتا تو اس وقت کوئی بکری ہوتی؟ کوئی آمدنی ہوتی؟ یہ کون ہے جو تمہارے پاس گاہک بھیج رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ ایک دوسرے کی حاجتیں، ایک دوسرے کی ضرورتیں، ایک دوسرے کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں، ایک شخص کے دل میں ڈال دیا کہ تم جاکر دکان کھول کر بیٹھو اور دوسرے کے دل میں یہ ڈال دیا کہ اس دکان والے سے خریدو۔

ایک سبق آموز واقعہ:

میرے بڑے بھائی تھے جناب محمد ذکی کیفیؔ، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے آمین، لاہور میں ان کی دینی کتابوں کی ایک دکان "ادارہ اسلامیات" کے نام سے تھی، اب بھی وہ دکان موجود ہے، وہ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ تجارت میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور قدرت کے عجیب کرشمے دکھاتا ہے، ایک دن میں صبح بیدار ہوا تو پورے شہر میں موسلادھار بارش ہو رہی تھی اور بازاروں میں کئی کئی انچ پانی کھڑا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ آج بارش کا دن ہے، لوگ گھر سے نکلتے ہوئے ڈر رہے ہیں، سڑکوں پر پانی کھڑا ہے، ایسے حالات میں کون کتاب خریدنے آئے گا اور کتاب بھی کوئی دنیاوی کورس اور نصاب کی نہیں بلکہ دینی کتاب، جس کے بارے میں ہمارا حال یہ ہے کہ جب دنیا کی ساری ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں تب جاکر یہ خیال آتا ہے کہ چلو کوئی دینی کتاب خرید کر پڑھ لیں، ان کتابوں سے نہ تو بھوک مٹتی ہے، نہ پیاس بجھتی ہے، نہ اس سے کوئی دنیا کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اور آج کل کے حساب سے دینی کتاب ایک فالتو چیز ہے، خیال یہ ہوتا ہے کہ فالتو وقت ملے گا تو دینی کتاب پڑھ لیں گے، تو ایسی موسلادھار بارش میں کون دینی کتاب خریدنے آئے گا لہٰذا آج دکان پر نہ جاؤں اور چھٹی کرلیتا ہوں۔

لیکن چونکہ بزرگوں کے صحبت یافتہ تھے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی صحبت اٹھائی تھی، فرمانے لگے کہ اس کے ساتھ ساتھ میرے دل میں دوسرا خیال یہ آیا کہ ٹھیک ہے کہ کوئی شخص کتاب خریدنے آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے لئے رزق کا یہ ذریعہ مقرر فرمایا ہے، اب میرا کام ہے کہ میں جاؤں جاکر دکان کھول کر بیٹھ جاؤں، گاہک بھیجنا میرا کام نہیں، کسی اور کا کام ہے لہٰذا مجھے اپنے کام میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے، چاہے بارش ہو رہی ہو یا سیلاب آرہا ہو، مجھے اپنی دکان کھولنی چاہیے۔ چنانچہ یہ سوچ کر میں نے چھتری اٹھائی اور پانی سے گزرتا ہوا چلا گیا اور بازار جاکر دکان کھول کر بیٹھ گیا اور یہ سوچا کہ آج کوئی گاہک تو آئے گا نہیں، چلو بیٹھ کر تلاوت ہی کرلیں، چنانچہ ابھی میں قرآن شریف کھول کر تلاوت کرنے بیٹھا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ برساتیاں اور چھتریاں تان کر کتابیں خریدنے آرہے ہیں، میں حیران تھا کہ ان لوگوں کو ایسی کونسی ضرورت پیش آگئی کہ اس طوفانی بارش میں اور بہتے ہوئے سیلاب میں میرے پاس آکر ایسی کتابیں خرید رہے ہیں جن کی کوئی فوری ضرورت نہیں، لیکن لوگ آئے اور جتنی بکری روزانہ ہوتی تھی اس دن بھی اتنی ہی بکری ہوئی، اس وقت دل میں یہ بات آگئی کہ یہ گاہک خود نہیں آرہے ہیں، حقیقت میں کوئی بھیج رہا ہے اور یہ اس لئے بھیج رہا ہے کہ اس نے میرے لئے رزق کا سامان ان گاہکوں کو بنایا ہے۔

کاموں کی تقسیم اللہ کی طرف سے ہے:

بہر حال یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے جو تمہارے پاس گاہک بھیج رہا ہے، جو گاہک کے دل میں ڈال رہا ہے کہ تم اس دکان سے جاکر سامان خریدو، کیا کسی شخص نے یہ کانفرنس بلائی تھی اور اس کانفرنس میں یہ طے ہوا تھا کہ اتنے لوگ کپڑا فروخت کریں گے، اتنے لوگ جوتے فروخت کریں گے، اور اتنے لوگ چاول فروخت کریں گے، اتنے لوگ برتن فروخت کریں گے اور اس طرح لوگوں کی ضروریات پوری ہوجائیں گی۔

دنیا میں ایسی کوئی کانفرنس آج تک نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے دل میں یہ ڈالا کہ تم کپڑا فروخت کرو، کسی کے دل میں یہ ڈالا کہ تم جوتے فروخت کرو، کسی کے دل میں یہ ڈالا کہ تم روٹی فروخت کرو، کسی کے دل میں ڈالا کہ تم گوشت فروخت کرو، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کی کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے جو بازار میں نہ ملتی ہو، دوسری طرف خریداروں کے دل میں یہ ڈالا کہ تم جاکر ان سے ضروریات خریدو اور ان کے لئے رزق کا سامان فراہم کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے کہ وہ تمام انسانوں کو اس طرح رزق عطا کر رہا ہے۔

زمین سے اگانے والا کون ہے؟

خواہ تجارت ہو، زراعت ہو یا ملازمت ہو دینے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی ہے، زراعت کو دیکھئے زراعت میں آدمی کا کام یہ ہے کہ زمین کو نرم کر کے اس میں بیج ڈال دے اور اس میں پانی دیدے، لیکن اس بیج کو کونپل بنانا، وہ بیج جو بالکل بے حقیقت ہے جو گنتی میں بھی نہ آئے، جو بے وزن ہے لیکن اتنی سخت زمین کا پیٹ پھاڑ کر نمودار ہوتا ہے اور وہ کونپل بن جاتا ہے پھر وہ کونپل بھی ایسی نرم اور نازک ہوتی ہے کہ اگر بچہ بھی اس کو انگلی سے مسل دے تو وہ ختم ہو جائے لیکن وہی کونپل سارے موسموں کی سختیاں برداشت کرتی ہے، گرم اور سرد اور تیز ہواؤں کو سہتی ہے، پھر کونپل سے پودا بنتا ہے، پھر اس پودے سے پھول نکلتے ہیں، پھول سے پھل بنتے ہیں اور اس طرح وہ ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچ جاتا ہے، کون ذات ہے جو یہ کام کررہی ہے؟ اللہ جل شانہ ہی یہ سارے کام کرنے والے ہیں۔

انسان میں پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں:

لہٰذا آمدنی کا کوئی بھی ذریعہ ہو چاہے وہ تجارت ہو، زراعت ہو یا ملازمت، حقیقت میں تو انسان ایک محدود کام کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے بس انسان وہ محدود کام کر دیتا ہے لیکن اس محدود کام کے اندر کسی چیز کو پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہیں جو ضرورت کی اشیاء پیدا کرتے ہیں اور تمہیں عطا کرتے ہیں لہٰذا جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے وہ سب اسی کی عطا ہے۔

"لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ." (البقرۃ:۲۸۴)

ترجمہ: "زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اسی کی ملکیت ہے۔"

مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہیں:

اور اللہ تعالیٰ نے وہ چیز تمہیں عطا کر کے یہ بھی کہہ دیا کہ چلو تم ہی اس کے مالک ہو، چنانچہ سورۂ یٰسین میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ○ (یٰسین:۷۱)

ترجمہ: "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنا دیے ان کے واسطے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے چوپائے، پھر وہ ان کے مالک ہیں۔"

مالک حقیقی تو ہم تھے ہم نے تمہیں مالک بنا دیا، حقیقت میں وہ مال جو تمہارے پاس آیا ہے اس میں سب سے بڑا حق تو ہمارا ہے، جب ہمارا حق ہے تو پھر اس میں سے اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرو، اگر اس کے حکم کے مطابق خرچ کرو گے تو باقی جتنا مال تمہارے پاس ہے وہ تمہارے لئے حلال اور طیب ہے وہ مال اللہ کا فضل ہے، اللہ کی نعمت ہے، وہ مال برکت والا ہے اور اگر تم نے اس مال میں سے وہ چیز نہ نکالی جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے تو پھر یہ سارا مال تمہارے لئے آگ کے انگارے ہیں اور قیامت کے دن ان انگاروں کو دیکھو گے جب ان انگاروں سے تمہارے جسموں کو داغا جائے گا اور تم سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جس کو تم جمع کیا کرتے تھے۔

صرف ڈھائی (۲.۵) فیصد ادا کرو:

اگر اللہ تعالیٰ یہ فرماتے کہ یہ مال ہماری عطا کی ہوئی چیز ہے لہٰذا اس میں سے ڈھائی فیصد تم رکھو اور ساڑھے ستانوے فیصد اللہ کی راہ میں خرچ کر دو، تو بھی انصاف کے خلاف نہیں تھا کیونکہ یہ سارا مال اسی کا دیا ہوا ہے اور اسی کی ملکیت ہے، لیکن اس نے اپنے بندوں پر فضل فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور تمہیں اس مال کی ضرورت ہے، میں جانتا ہوں کہ تمہاری طبیعت اس مال کی طرف راغب ہے، لہٰذا اس مال میں سے ساڑھے ستانوے فیصد تمہارا ہے اور صرف ڈھائی فیصد کا مطالبہ ہے، جب یہ ڈھائی فیصد (۲.۵) اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے تو باقی ساڑھے ستانوے (۹۷.۵) فیصد تمہارے لئے حلال ہے اور طیب ہے اور برکت والا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنا معمولی مطالبہ کر کے سارا مال ہمارے حوالے کر دیا کہ اس کو جس طرح چاہو اپنی جائز ضروریات میں خرچ کرو۔

زکوٰۃ کی تاکید:

یہ ڈھائی (۲.۵) فیصد زکوٰۃ ہے، یہ وہ زکوٰۃ ہے جس کے بارے میں قرآن میں بار بار ارشاد فرمایا:

"وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ."

ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

جہاں نماز کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ میں زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے، اس زکوٰۃ کی اتنی تاکید وارد ہوئی ہے، جب اس زکوٰۃ کی اتنی تاکید ہے اور دوسری طرف اللہ جل شانہ نے اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ہمیں مال عطا کیا اور اس کا مالک بنایا اور پھر صرف ڈھائی فیصد ٹھیک ٹھیک اللہ کے مطالبے کے مطابق ادا کر دے تو اس پر کوئی آسمان نہیں ٹوٹ جائیگا، کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔

زکوٰۃ حساب کر کے نکالو:

بہت سے لوگ تو وہ ہیں جو زکوٰۃ سے بالکل بے پرواہ ہیں، العیاذ باللہ، وہ تو زکوٰۃ نکالتے ہی نہیں ہیں، ان کی سوچ تو یہ ہے کہ یہ ڈھائی فیصد کیوں دیں، بس جو مال آ رہا ہے وہ آئے، دوسری طرف بعض لوگ وہ ہیں جن کو زکوٰۃ کا کچھ نہ کچھ احساس ہے اور وہ زکوٰۃ نکالتے بھی ہیں لیکن زکوٰۃ نکالنے کا جو صحیح طریقہ ہے وہ طریقہ اختیار نہیں کرتے، جب ڈھائی فیصد زکوٰۃ فرض کی گئی تو اب اس کا تقاضہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک حساب لگا کر زکوٰۃ نکالی جائے، بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ کون حساب کتاب کرے، کون سارے اسٹاک کو چیک کرے، لہٰذا بس ایک اندازہ کر کے زکوٰۃ نکالتے ہیں، اب اس اندازے میں غلطی بھی واقع ہو سکتی ہے اور زکوٰۃ نکالنے میں کمی بھی ہو سکتی ہے، اگر زکوٰۃ زیادہ نکال دی جائے تو انشاء اللہ مواخذہ نہیں ہو گا لیکن اگر ایک روپیہ بھی کم ہو جائے یعنی جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی ہے اس سے ایک روپیہ بھی کم زکوٰۃ نکالی جائے تو یاد رکھئے! وہ ایک روپیہ جو آپ نے حرام طریقے سے اپنے پاس روک لیا ہے، وہ ایک روپیہ تمہارے سارے مال کو برباد کرنے کے لئے کافی ہے۔

کون سا مال تباہی کا سبب ہے؟

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے یعنی پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ باقی رہ گئی تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے، اس وجہ سے اس بات کا اہتمام کریں کہ ایک ایک پائی کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ نکالی جائے، اس

کے بغیر زکوٰۃ کا فریضہ کما حقہ ادا نہیں ہوتا، الحمد للہ! مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہ ہے جو زکوٰۃ ضرور نکالتی ہے لیکن اس بات کا اہتمام نہیں کرتی کہ ٹھیک ٹھیک حساب کر کے زکوٰۃ نکالے، اس کی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم اس کے مال میں شامل رہتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہلاکت اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے دنیاوی فوائد:

ویسے زکوٰۃ اس نیت سے نکالنی چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس کی رضا کا تقاضا ہے اور ایک عبادت ہے، اس زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی منفعت حاصل ہو نہ ہو، کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے، اصل مقصد تو زکوٰۃ کا یہ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوائد بھی عطا فرماتے ہیں، وہ فائدہ یہ ہے کہ اس کے مال میں برکت ہوتی ہے، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ" O (البقرۃ ۲۷۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور زکوٰۃ صدقات کو بڑھاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے حق میں یہ دعا فرماتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔" (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ: فاما من اعطی واتقی)

"اے اللہ! جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرمایئے اور اے اللہ! جو شخص اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے (اور زکوٰۃ ادا نہیں کر رہا ہے) تو اس کے مال پر ہلاکت ڈالئے۔"

اسی طرح فرمایا کہ:

"مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ۔"

ترجمہ: "کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا۔"

چنانچہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ادھر ایک مسلمان نے زکوٰۃ نکالی، دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا کر دیے اور اس کے ذریعہ اس زکوٰۃ سے زیادہ پیسہ اس کے پاس آگیا، بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ نکالنے سے اگرچہ گنتی کے اعتبار سے پیسے کم ہو جاتے ہیں لیکن بقیہ مال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ اس برکت کے نتیجے میں تھوڑے مال سے زیادہ فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

مال میں بے برکتی کا انجام:

آج کی دنیا گنتی کی دنیا ہے، برکت کا مفہوم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا برکت اس چیز کو کہتے ہیں کہ تھوڑی سی چیز میں زیادہ فوائد حاصل ہو جائیں، مثلاً آج آپ نے پیسے تو بہت کمائے لیکن جب گھر پہنچے تو پتہ چلا کہ بچہ بیمار ہے، اس کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئے اور ایک ہی طبی معائنہ میں وہ سارے پیسے خرچ ہو گئے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو پیسے کمائے تھے اس میں برکت نہیں ہوئی، یا مثلاً آپ پیسے کما کر گھر جا رہے تھے کہ راستہ میں ڈاکو مل گیا اور اس نے پستول دکھا کر سارے پیسے چھین لئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پیسے تو حاصل ہوئے لیکن اس میں برکت نہیں ہوئی، یا مثلاً آپ نے پیسہ کما کر کھانا کھایا اور اس کھانے کے نتیجے میں آپ کو بدہضمی ہو گئی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں برکت نہ ہوئی، یہ سب بے برکتی کی نشانیاں ہیں، برکت یہ ہے کہ آپ نے پیسے تو کم کمائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تھوڑے پیسوں میں زیادہ کام بنا دیئے اور تمہارے بہت سے کام نکل گئے، اس کا نام برکت ہے، یہ برکت اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا ہے لہٰذا ہم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں اور اسی طرح نکالیں جس طرح اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے اور اس کو حساب کتاب کے ساتھ نکالیں صرف اندازہ سے نہ نکالیں۔

زکوٰۃ کا نصاب:

اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا ایک نصاب مقرر کیا ہے کہ اس نصاب سے کم اگر کوئی شخص مالک ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں، اگر اس نصاب کا مالک ہوگا تو زکوٰۃ فرض ہوگی، وہ نصاب یہ ہے، ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا زیور یا سامان تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس یہ مال اتنی مقدار میں موجود ہو تو اس کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔

ہر ہر رقم پر علیحدہ علیحدہ سال کا گزرنا ضروری نہیں:

پھر اس نصاب پر سال گزرنا چاہئے، یعنی ایک سال اگر کوئی شخص صاحب نصاب رہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اس بارے میں عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر ہر روپے پر مستقل پورا سال گزرے تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، یہ بات درست نہیں، بلکہ جب ایک مرتبہ سال کے شروع میں ایک شخص صاحب نصاب بن گیا، مثلاً فرض کریں کہ یکم رمضان کو اگر کوئی شخص صاحب نصاب بن گیا، پھر آئندہ سال جب یکم رمضان آیا تو اس وقت بھی وہ صاحب نصاب ہے، تو ایسے شخص کو صاحب نصاب سمجھا جائے گا، درمیان سال میں جو رقم آتی جاتی رہی اس کا کوئی اعتبار نہیں، بس یکم رمضان کو دیکھ لو کہ تمہارے پاس کتنی رقم موجود

ہے۔ اس رقم پر زکوٰۃ نکالی جائے گی، اگرچہ اس میں سے کچھ رقم صرف ایک دن پہلے ہی کیوں نہ آئی ہو۔

تاریخ زکوٰۃ میں جو رقم ہو اس پر زکوٰۃ ہے:

فرض کریں کہ ایک شخص کے پاس یکم رمضان کو ایک لاکھ روپیہ تھا، اگلے سال یکم رمضان سے دو دن پہلے پچاس ہزار روپے اس کے پاس اور آگئے اور اس کے نتیجے میں یکم رمضان کو اس کے پاس ڈیڑھ لاکھ روپے ہوگئے، اب اس ڈیڑھ لاکھ روپے پر زکوٰۃ فرض ہوگی، یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس میں پچاس ہزار روپے تو صرف دو دن پہلے آئے ہیں اور اس پر ایک سال نہیں گزرا، لہٰذا اس پر زکوٰۃ نہ ہونی چاہیے یہ درست نہیں، بلکہ زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ ہے اور جس تاریخ کو آپ صاحب نصاب بنے ہیں اس تاریخ میں جتنا مال آپ کے پاس موجود ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے، چاہے یہ رقم پچھلے سال ایک لاکھ روپے تھی، اب ڈیڑھ لاکھ ہے تو ڈیڑھ لاکھ پر زکوٰۃ ادا کرو، درمیان سال میں جو رقم خرچ ہوگئی اس کا کوئی حساب کتاب نہیں اور اس خرچ شدہ رقم پر زکوٰۃ نکالنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے حساب کتاب کی الجھن سے بچانے کے لئے یہ آسان طریقہ مقرر کیا ہے کہ درمیان سال میں جو کچھ تم نے کھایا پیا اور وہ رقم تمہارے پاس سے چلی گئی تو اس کا کوئی حساب کتاب کرنے کی ضرورت نہیں، اسی طرح درمیان میں جو رقم آگئی اب اس کا الگ سے حساب رکھنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس تاریخ میں آئی اور کب اس پر سال پورا ہوگا، بلکہ زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ میں جو رقم تمہارے پاس ہے، اس پر زکوٰۃ ادا کرو، سال گزرنے کا مطلب یہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا۔

اموال زکوٰۃ کون کون سے ہیں:

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل ہے کہ اس نے ہر ہر چیز پر زکوٰۃ فرض نہیں فرمائی، ورنہ مال کی تو بہت سی قسمیں ہیں جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ نقد روپیہ چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو، چاہے وہ نوٹ ہوں یا سکے ہوں۔

۲۔ سونا چاندی، چاہے وہ زیور کی شکل میں ہو یا سکے کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔

بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ رہتا ہے کہ جو خواتین کا استعمال کا زیور ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ استعمالی زیور پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، البتہ صرف سونے اور چاندی کے زیور پر زکوٰۃ واجب ہے، لیکن اگر سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا زیور ہے، چاہے پلاٹینم ہی کیوں نہ ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اسی طرح ہیرے جواہرات پر زکوٰۃ نہیں، جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔

اموال زکوٰۃ میں عقل نہ چلائیں:

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا چاہئے کہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا عائد کیا ہوا فریضہ ہے، اب بعض لوگ زکوٰۃ کے اندر اپنی عقل دوڑاتے ہیں اور یہ سوال کرتے ہیں کہ اس پر زکوٰۃ کیوں واجب ہے اور فلاں چیز پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے؟ یاد رکھئے! کہ یہ زکوٰۃ ادا کرنا عبادت ہے اور عبادت کے معنی ہی یہ ہیں کہ چاہے وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے مگر اللہ کا حکم ماننا ہے مثلاً کوئی شخص کہے کہ سونے چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے تو ہیرے جواہرات پر زکوٰۃ کیوں واجب نہیں؟ اور پلاٹینم پر کیوں زکوٰۃ نہیں؟ یہ سوال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ حالت سفر میں ظہر کی اور عصر اور عشاء کی نماز میں قصر ہے اور چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہے، تو پھر مغرب میں قصر کیوں نہیں، یا مثلاً کوئی شخص کہے کہ ایک آدمی ہوائی جہاز میں فرسٹ کلاس کے اندر سفر کرتا ہے اور اس سفر میں اس کو کوئی مشقت بھی نہیں ہوتی مگر اس کی نماز آدھی ہو جاتی ہے اور میں کراچی میں بس کے اندر بڑی مشقت کے ساتھ سفر کرتا ہوں میری نماز کیوں آدھی نہیں ہوتی، ان سب کا ایک ہی جواب ہے وہ یہ کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے عبادت کے احکام ہیں، عبادات میں ان احکام کی پابندی کرنا ضروری ہے، ورنہ وہ کام عبادت نہیں رہے گا۔ (جاری ہے)

چناب نگر میں دو قادیانی باپ، بیٹا کا قبول اسلام

۲۸؍رجب ۱۴۳۲ھ بروز جمعہ، خطبہ اور نماز سے پہلے ایک نوجوان ندیم احمد ولد گلزار احمد نے اپنے شوق اور دلی جذبہ سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کی جامع مسجد میں مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر سینکڑوں کے اجتماع میں اسلام قبول کیا، جبکہ تین چار دن بعد ۲؍شعبان بروز منگل بمطابق ۵؍جولائی بعد از نماز عشاء مذکورہ نوجوان اپنے والد گلزار احمد کو بھی جامع مسجد ختم نبوت میں لے آیا اور ان سے مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر مسلمان کرا کر حلقۂ اسلام میں داخل کرایا۔ گلزار احمد عرصہ ۵۰ سال سے قادیانیت پر رہا اور چناب نگر کے قادیانیوں کے لنگر خانہ کا سالہا سال سے خادم رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے باپ، بیٹا کو یہ سعادت نصیب فرمائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال وکذاب کی خودساختہ جھوٹی نبوت پر چار حرف بھیج کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کیا۔ موصوفین کا قلبی جذبہ ہے کہ ہم اپنا سارا گھرانہ مسلمان کرائیں گے جبکہ اُدھر چناب نگر کے قادیانی پریشان بھی ہیں اور موصوفین کو ناحق قسم کی دھمکیاں دیتے ہیں اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ: ’’کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔‘‘ تاہم اللہ تعالیٰ موصوفین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور ان کے اسلام کی برکت سے سب گھر والوں اور دیگر قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

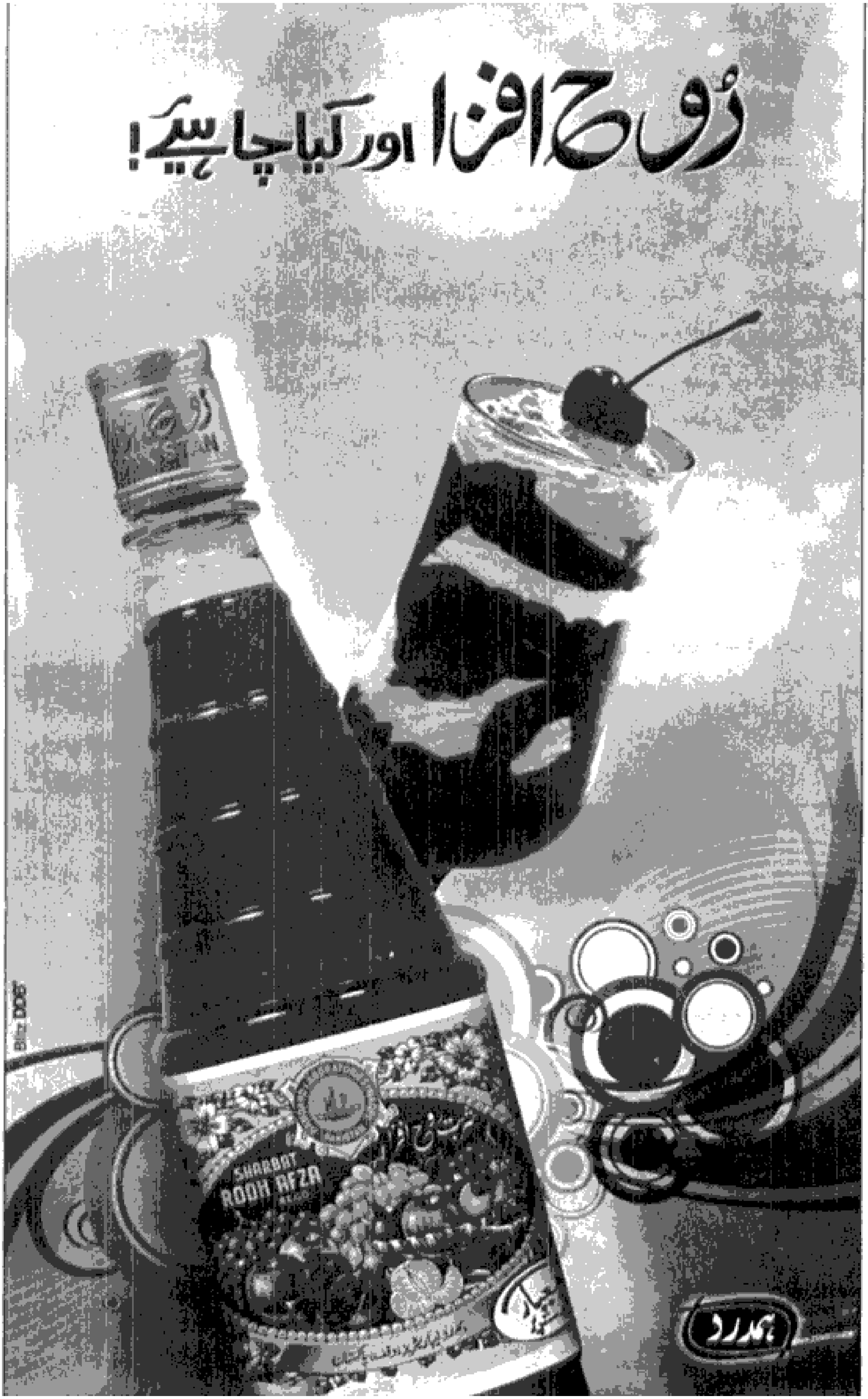
روح افزا اور کیا چاہیے!
SHARBAT
ROOH AFZA
ہمدرد

۲۶ ویں سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم

☆... اسلام امن کا درس دیتا ہے، امت مسلمہ اعتدال پسند امت ہے: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی

☆... اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

☆... عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ایمان کا حصہ ہے: صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

☆... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے: مولانا فضل الرحمٰن

☆... قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام کے متوازی دین ہے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

☆... منکرین ختم نبوت اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں: مولانا فضل رحیم

رپورٹ: محمد وسیم غزالی

برمنگھم.... گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۳؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز اتوار کو برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے زیر اہتمام ۲۶ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہزاروں کی تعداد میں اہل اسلام جوق در جوق اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت اور عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دلی وابستگی کے اظہار کے لئے تشریف لائے۔ یہ کانفرنس یورپ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ جس کی تیاری کے لئے پاکستان سے علمائے کرام کا وفد برطانیہ جاتا ہے اور مختلف شہروں کی مساجد اور اسلامک سینٹرز میں مختصر پروگرام رکھے جاتے ہیں اور عاشقان مصطفیٰ کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوتی ہیں۔

پہلی نشست کا آغاز قاری آصف ادریس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ ابوبکر حیدری اور دیگر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ اور کانفرنس کے کنوینر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام دشمن قوتوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر دور میں نت نئے ہتھکنڈے اور نئے نئے حربے استعمال کئے، لیکن اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو قیامت تک باقی رہنے کے لئے ہے، اپنی سازشوں سے نہ کوئی اسلام کو نقصان پہنچا سکا ہے اور نہ ہی مسلمانوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ہر دور میں نت نئے فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے، لیکن امت مسلمہ نے ہمیشہ ان فتنوں کا مقابلہ کیا ہے، امت مسلمہ میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا فتنہ انکار ختم نبوت کا فتنہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے امت اس فتنہ کا مقابلہ کرتی چلی آئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس فتنہ کے خلاف جہاد کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت کا نام ہے، اس فتنہ سے امت مسلمہ کے ہر فرد کو آگاہ کرنا چاہئے۔ قادیانیت مسلمانوں کے خلاف سازش کا نام ہے اور ہم ہر میدان میں ان سازش کو ناکام بنادیں گے اور ہر جگہ اس فتنہ کا مقابلہ کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا۔ یہ دین اسلام آخری پسندیدہ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دین ہی بلکہ اسے کامل وکمل کر کے اپنی نعمت تمام کردی۔ مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے مزید کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی علامت ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر کارکن امت مسلمہ کا ہر فرد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قوم ایک امن پسند قوم ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، آج پروپیگنڈا کے تحت خصوصاً مسلمانوں، مذہبی قوتوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جبکہ علمائے کرام نے مدارس ومساجد کے منبر ومحراب سے ہمیشہ امن کا درس دیا ہے، مدارس و مساجد کسی جنگل، ویرانے یا ممنوعہ علاقوں میں قائم نہیں ہیں بلکہ وہ شہروں اور آبادیوں کے درمیان قائم ہیں اور وہاں کوئی نوگو ایریا نہیں ہے، ان کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں، ہر شخص کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکتا ہے کہ وہاں کیا تعلیم دی جاتی ہے اور یہاں نونہالوں کو کیا سکھایا جاتا ہے۔ انہوں نے علماء ومدارس ومساجد اور مذہبی قوتوں پر دہشت گردی کے الزامات کو یکطرفہ قرار دے کر مسترد کردیا ہے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مدیر عظیم مذہبی اسکالر مولانا حافظ فضل رحیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں، ان کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو وہ مرزائیت سے توبہ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کریں اور ختم المرسلین مولائے کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوجائیں یا پھر پوری امت مسلمہ کے فیصلہ اور آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی اور مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور یہ عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے عقیدۂ ختم نبوت کو نہ ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس لئے ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے انگلینڈ اور یورپ کے مسلمانوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ وہ اپنی نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کریں، ان کی دینی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں ان کے عقائد درست کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔

اقرا روضۃ الاطفال کے نائب مدیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مفتی خالد محمود نے کہا کہ ختم نبوت دین کا بنیادی عقیدہ ہے، اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے اس امت کا امت پنا محفوظ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت انسانیت پر ایک احسان عظیم ہے، اس عقیدہ نے بتایا کہ بنی نوع اپنی بلوغ اور کمال کو پہنچ گئی ہے اس میں خدا کے آخری پیغام کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے۔ اس کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوچکی ہے، اسے اب بار بار نئی نبوت کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں، قادیانیت اسلام کے خلاف سازش اور نبوت محمدی کے خلاف بغاوت ہے، اس نے ختم نبوت کا انکار کر کے دین اسلام کے اس سرحدی خط کو منقطع کیا ہے جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز کرتا ہے۔

مولانا امداد اللہ قاسمی نے کہا کہ قادیانی روز اول سے دجل وفریب سے کام لے کر اپنی جھوٹی نبوت کا کھوٹا سکہ چلانے میں مصروف ہیں، لیکن وہ ہر جگہ ناکام ہورہے ہیں، جھوٹی تاویلیں کر کے وہ تھک چکے ہیں اور وہ تاویلیں اور دجل وفریب کی دلدل میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ حقیقت کا سامنا کریں اور دجل وفریب کے جال کو توڑ کر باہر نکلیں اور عقل سلیم استعمال کرتے ہوئے سچے دل سے دین اسلام سینے سے لگائیں آخر کب تک وہ اس سراب کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ انہوں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات ایک جھوٹے نبی کو چھوڑ کر سچے نبی کے دامن سے وابستہ ہوجاؤ۔ اگر آپ ختم نبوت کو مانتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مان لیتے ہو اور مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کرتے ہو تو تم ہمارے بھائی ہو ہم تمہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یو کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ قادیانیوں کے دو ہی مسئلے ہیں: ختم نبوت سے انکار، دوسرے نزول عیسیٰ علیہ السلام سے انکار حالانکہ یہ دونوں عقیدے قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، ان کا انکار کرنا قرآن کا انکار ہے، حدیث کا انکار ہے، شروع میں خود مرزا غلام احمد قادیانی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرتا رہا ہے، آخر میں ختم نبوت کا انکار کر کے خود نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا، اسی طرح ستائیس سال تک مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، آسمانوں پر زندہ ہیں لیکن ستائیس سال کے بعد اس نے کہنا شروع کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگیا اور وہ خود مسیح موعود بن بیٹھا جس آدمی کے دعوؤں میں تضاد ہو اس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔

ختم نبوت کے مبلغ، داعی اور مذہبی اسکالر مفتی محمد سہیل نے کہا کہ امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے عزت و شرف عطا کیا اور یہ صدقہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے اور آپ کے منصب نبوت پر ڈاکا ڈالا اور کہا کہ وہ بعینہ محمد رسول اللہ ہے اور یہ اس کا دوسرا جنم ہے، اس نے اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل جتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی رات کے اور اپنے آپ کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی، مسلمانوں کو ان کی سازشوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

ختم نبوت اسلامک سینٹر کے امام حافظ محمد اقبال نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اسلام کی تعلیمات ابدی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے ہر مخالف پروپیگنڈے کا مقابلہ کیا اور ہر طرح کی مخالفت کے وجود اپنی عالمگیریت وابدیت ثابت کی ہے۔

خطیب پنجاب مولانا رفیق جامی نے کہا کہ آج مسلمانوں کو اور اسلام کو دبانے اور ختم کرنے کی کوشش کی جاری ہے لیکن یہ اتنا ہی ابھرتا ہے جتنا اس کو دبایا جاتا ہے۔ اسلام کو کبھی مٹایا اور دبایا نہیں جاسکتا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ اور یورپ کے امیر مولانا حافظ محمد تمکین نے کہا کہ قادیانی فتنہ قادیان میں پیدا ہوا، پاکستان میں پروان چڑھا اور اب اس نے یورپ میں پناہ حاصل کی ہے، ہمارے اکابر نے اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کیا ہے اور ہم بھی اس فتنہ کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس سے مولانا اسلام علی شاہ، مولانا عبدالرشید ربانی، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، منظور احمد میوراجپوت، مولانا خلیل احمد و دیگر علماء نے خطاب کیا۔ اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کی۔

دوسری نشست:

اسلام پُرامن معاشرے کا خواہاں ہے۔

بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں سے اپنی راہیں جدا کر لی ہیں۔ قادیانیت اسلام کے متوازی الگ دین و مذہب ہے۔ لہٰذا منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ پاکستانی پارلیمنٹ، اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ کشمیر اسمبلی، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی غیر مسلم عدالت نے بھی قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مختلف ممالک کے ممتاز علمائے کرام نے 3 جولائی کو برمنگھم کی سینٹرل مسجد میں منعقدہ 26 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن آخری آسمانی کتاب اور امت محمدیہ آخری امت ہے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ یہ جماعت درحقیقت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ جب بھی کسی نے اسلامی سرحدوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی، اس جماعت نے پوری امت کو آواز دی اور اسے بیدار کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے امن وسلامتی کو بہت بڑی نعمت اور احسان قرار دیا ہے۔ اسلام پُرامن معاشرے کا خواہاں ہے جس معاشرے میں جان و مال، عزت وآبرو کو خطرات درپیش ہوں ایسا انسانی معاشرہ عدم تحفظ کی بنا پر ترقی نہیں کرسکتا۔ اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں سے اپنی راہیں الگ کر لی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام کے متوازی دین ہے۔

ہندوستان کے ممتاز عالم، مفسر قرآن مولانا انیس احمد بلگرامی نے کہا کہ آج کا دور بڑا پرفتن دور ہے۔ اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب وتمدن کی یلغار ہے۔ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے متنفر کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ مذہب اسلام کے مسلمہ اصولوں اور بنیادی عقائد کی من مانی تشریح کر کے نوجوان نسل کو تذبذب کا شکار کیا جارہا ہے۔ اس صورت حال میں تمام مسلمان عموماً اور یورپ و انگلینڈ کے مسلمان خصوصاً اپنی نئی نسل کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ اسلام کے سنہری اصولوں سے انہیں روشناس کرائیں اور پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت ان کے قلوب میں راسخ کریں تاکہ دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچ جائیں۔

خطیب لاہور مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ مغربی ممالک میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات اور امن پسندانہ تعلیمات کی بدولت اسلام قبول کرنے کا رجحان بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، جس سے اہل یورپ بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کررہے ہیں۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے خلاف

ناانصافیوں کا جھوٹا پروپیگنڈا کر کے یورپی حکومتوں کو مسلم ممالک سے بدظن کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالرشید ربانی نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مرزائی اور قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ سب سے پہلے کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے منکرین ختم نبوت کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستانی ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے ججز نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر قرار دیا۔ اپریل 1974ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کر کے دنیا بھر کے علمائے اسلام نے قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد کیا۔ یہاں تک کہ جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی عدالت کے غیر مسلم جج نے بھی اپنے فیصلہ میں لکھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے صاحبزادہ مولانا عبدالحق بشیر نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا حکم دیا، حالانکہ مسیلمہ اور اس کے ماننے والے اہل قبلہ کلمہ گو، قرآن پڑھنے والے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ تمام اعمال مسلمانوں جیسے تھے، مسیلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی اقرار کرتا تھا۔ اس کے باوجود اس کے خلاف لشکر کشی کی گئی اور بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

بیلجیئم کے مولانا عبدالحمید نے کہا کہ نجات آخرت کا انحصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ ہم مرزائیوں اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ آپ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیے۔ مثیل مسیح، ظلی و بروزی کے چکر سے آزاد ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجئے اور دنیا و آخرت کی فلاح پائیے۔

بریڈفورڈ کے مولانا ابراہیم نے کہا کہ میں اس کانفرنس کے شرکاء سے اپیل کروں گا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کیجئے۔ ان کے پروگراموں میں دوست واحباب کے ساتھ شریک ہوں۔ اس عقیدہ سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔

برمنگھم ختم نبوت کانفرنس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مغربی ممالک میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے، جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ بیلجیئم، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک سمیت ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے علمائے کرام بھی کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کی۔ تلاوت قاری آصف ادریس نے جبکہ سید عزیز الرحمن شاہ، طاہر بلال چشتی اور حافظ ابوبکر حیدری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ صاحبزادہ سعید احمد، مولانا محمد ایوب سورتی، قاری زاہد حسین، قاری تصور الحق، حافظ ممتاز الحق، مفتی محمد طارق، نعمان مصطفی، محمد رضوان، مولانا اسلم زاہد، حافظ انور، حافظ اسامہ اور چوہدری افضل و دیگر نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس صاحب صدر کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆.... ☆☆

مبلغین ختم نبوت کا کراچی کی مضافاتی بستیوں کا دورہ

کراچی .... ۲۳؍جون ۲۰۱۱ء بعد از نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ مولانا توصیف احمد اور ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے کراچی کے انتہائی غربی جانب مضافات کے علاقے UC-8 اللہ بنو، مبارک ولیج روڈ کا دورہ کیا اور مقامی رہبر بھائی عبدالمالک (اللہ بخش گوٹھ اللہ بنو) نے خوب دلچسپی کے ساتھ اس سفر کو تکمیل تک پہنچایا۔ سب سے پہلے سہ پہر کے وقت مرکزی مسجد (حسینی گوٹھ) اللہ بنو، میں اللہ بخش گوٹھ اور حسینی گوٹھ کے احباب سے مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے نہایت ہی موثر خطاب کیا اور شرکاء کو قادیانی فتنہ کی سنگینیوں سے آگاہ کیا۔ بیان کے بعد بھائی عبدالمالک کے ہمراہ سنہری پوائنٹ پر کھانا کھایا۔ بعد از نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد نے دریا خان گوٹھ میں حفاظت ایمان اور ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی بیان کیا، جس سے وہاں کے دیہی لوگ عقیدۂ ختم نبوت سے خوب واقف ہوئے۔ واپسی پر بعد از نماز مغرب لشکری گوٹھ جامع مسجد سیف (المقعودی) میں مولانا توصیف احمد نے مختصراً عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی اور نمازیوں کو قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دلائی۔ سامعین نے بیان بڑی دلچسپی سے سنا اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد کیا۔ پروگرام مولانا اورنگزیب امام وخطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام کی نگرانی میں ہوا۔ رب کریم جملہ رفقاء کے تعاون کو تحفظ ختم نبوت کے مشن کی سربلندی کے لئے قبول فرمائے۔ مندرجہ ذیل گوٹھوں میں ختم نبوت کی آواز پہنچائی گئی: دیہہ اللہ بنو کے گوٹھ، حاجی محمد یعقوب گوٹھ، الوانی گوٹھ، حسینی گوٹھ، اللہ بخش گوٹھ، موسیٰ گوٹھ، جاکانی گوٹھ، سومار گوٹھ، دیہہ مَن کے گوٹھ، دریا خان گوٹھ، موسیٰ گوٹھ، فیضو گوٹھ، جمعہ گوٹھ۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

دارالعلوم دیوبند اور تبلیغ ودعوت

ابواللیث الحسنی کھگڑیاوی

ہر چند کہ مشرق اسلامی کے اس علاقے میں بھی جو مطلع اسلام، مہبط وحی الٰہی، بعثت گاہ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور افتادہ ہے، ماضی بعید سے ہی، اسلامی تعلیمات واحکامات پڑھنے، پڑھانے اور اسلامی تبلیغ ودعوت پھیلانے، اپنانے، آنکھوں سے لگانے، دل میں بسانے اور اس کی ہمہ گیر خدمتوں کا پُرعزم حوصلہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، چنانچہ دینی شعور اور اسلامی تہذیب وتمدن اور اس کے تحفظ وبقاء کے لئے اس روئے زمین پر دو اہم اور بڑی تحریکیں ہیں: (۱) دارالعلوم دیوبند، (۲) تبلیغ ودعوت۔ بلاتعیین رتبہ دونوں اسلامی دنیا کی عظیم تحریکیں ہیں، بلکہ دونوں اغراض ومقاصد کے لحاظ سے انتہائی قریب تر ہیں۔ یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں مکتب فکر کی وضاحت اور ان کے مقصد اولیں کی طرف قدرے اشارہ کروں۔

دارالعلوم دیوبند اور اس کا نصب العین:

دارالعلوم دیوبند بلاشک وشبہ کتاب وسنت کا امین، متاع دین ودانش کا نگہبان، اسلامی تعلیمات وروایات کا پاسبان، علم وعرفان کا سنگم، ہندوستان میں تحفظ دین کی اولیں کوشش کا مظہر جمیل، علمائے حق کے جذبہ ایثار وقربانی کی لازوال یادگار، اکابر کی آہ سحر گاہی ودعائے نیم شبی کا ثمرہ اور اسلام کے تحفظ وبقا کا مرکز ہے، یہی اس عظیم ادارے کی تحریک کے اغراض ومقاصد ہیں، جن کو بالفاظ دیگر، حضرات اکابر کی مختلف تحریرات اور دارالعلوم دیوبند کے قدیم دستور اساسی کی روشنی میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور اس جیسے دینی ادارے کا نصب العین قرآن کریم، حدیث، فقہ، عقائد ودیگر اسلامی علوم وفنون کی تعلیم دینا مسلمانوں کو مکمل اسلامی معلومات فراہم کرنا، اسلامی اخلاق واعمال کو عام کرنا، طلبا میں اسلامی روح پیدا کرنا، تقریر وتحریر کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کرنا، اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ (ص:۹، خطبہ صدارت کل ہند اجلاس عام رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند، منعقدہ ۱۴ر مئی ۲۰۰۷ء، ص:۴۹، مدارس اسلامیہ کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی حقیقت)

دعوت وتبلیغ کی حقیقت وضرورت:

وہ مقدس ہستیاں جو لوگوں کو تاریکی سے نور کی طرف، گمراہی سے ہدایت کی طرف، تنگی سے کشادگی کی طرف، ظلم وزیادتی سے عدل وانصاف اور حیوانیت وشیطانیت سے ہٹا کر انسانیت واعزازیت کی طرف نکالنے کے لئے پیدا کی گئی، ان کا دعوتی مشن فکری کڑھن اور اصلاحی لگن، وہی ہے، جس کو ہم آج دعوت وتبلیغ کے عنوان سے موسوم کرتے ہیں۔ یقیناً یہ دعوت وتبلیغ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا طرۂ امتیاز ہے اور پھر انسانی، طبعی، عقلی اور شرعی جملہ حیثیتوں سے بھی یہ ضروری ہے کہ عام خلائق کی صلاح وفلاح اور اس کی دنیاوی واخروی بہبودی کے لئے فکر کیا جائے اور اس بہبودی وہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں کسی جاہ طلبی اور عہدہ مقصود نہ ہو، تو اس میں اسی قدر نفع عام ہوگا، خیریت وہدایت بڑھے گی اور نہ جانے کس قدر پروردگار عالم کے یہاں انعام واکرام میں اضافہ ہوگا۔

(ص:۱۷، اسلام اور فریضۂ تبلیغ: مولانا حسین احمد مدنیؒ)

دارالعلوم دیوبند اور تبلیغ ودعوت:

دارالعلوم دیوبند تاریخ کے لحاظ سے موجودہ دعوت وتبلیغ پر مقدم ہے، کیونکہ دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۵ر محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ر مئی ۱۸۶۶ء میں عمل میں آیا۔ (ص:۳۰، نقوش اسلام، مارچ ۲۰۰۶ء) جبکہ وہ تبلیغ ودعوت، جو برسوں سے پژمردہ ہوگئی تھی، اسے اللہ تعالیٰ نے دارالعلوم دیوبند ہی کے فرزند مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی محنت وکوشش کے نتیجے میں دوبارہ زندہ کیا، جو تقریباً تیرھویں صدی ہجری کا زمانہ ہے۔ (ص:۳۰، دارالعلوم دیوبند کے ماضی وحال سے متعلق کچھ ضروری باتیں، ص:۴۳ علمائے دیوبند کون اور کیا ہیں؟) گویا یہ تبلیغ کی موجودہ شکل دارالعلوم دیوبند کی ہی فکری اساس کی ایک عظیم تحریک ہے جو دوسری شکل میں وجود میں آئی، خلاصہ یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور تبلیغ ودعوت اسلام

ومسلمانوں کی ہمہ گیر خدمتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کا ساجھے دار اور معاون ہے۔

دارالعلوم دیوبند کی پرواز:

مادر علمی دارالعلوم دیوبند اپنے قیام کے بعد جس اسلامی علوم وفنون کی تعلیم واشاعت، ملک وملت کی دینی و دنیاوی قیادت تزکیۂ اخلاق، وعظ و تذکیر، تصنیف وتالیف، صحافت وخطابت، دعوت وارشاد اور ملک کی آزادی کے سلسلے میں جو خدمات انجام دی وہ تاریخ کا روشن باب اور خدمات کا حسین گلدستہ ہے، علاوہ ازیں اس ادارے نے ایسے ایسے رجال کار تیار کئے، جو علم میں رسوخ، مطالعہ کی وسعت کے ساتھ ساتھ مومنانہ فراست، حکیمانہ صلاحیت، ملہمانہ بصیرت، خلوص نیت، ولولۂ دینی، جوش ایمانی، ایثار و قربانی، جذبۂ خدمت کی فراوانی، تواضع وللّٰہیت، اتباع سنت، انابت الی اللہ جیسے اوصاف و کمالات سے متصف تھے، جنہوں نے عالم اسلام میں ایسے ایسے نقوش ثبت کردیے جو برسوں باقی اور جاری و ساری رہیں گے بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دارالعلوم دیوبند نے اسلام کی تحریک اور نئی تاریخ دوہرائی، دینی علوم کو غذا پہنچائی اور امت مسلمہ کو صحیح دین سے اور قرآن وحدیث سے منشائے نبوی اور احکام الٰہی سے روشناس کرایا۔ (ماخوذ خطبۂ صدارت مذکورہ)

تبلیغ ودعوت اور اس کی نشو ونما:

دعوت وتبلیغ کے متعلق خطیب العصر علامہ عبدالشکور صاحب دین پوری نے یہ فرمایا: الیاس کی محنت ہے کہ جو لوگ فرض نہیں پڑھتے تھے، آج ان کی تہجد قضا نہیں ہوتی، جن لوگوں کی نگاہیں غلط تھیں ان کی ادائیں بھی بدل گئیں، جن کی فضائیں ابر آلود تھیں آج روشن و تابناک کی آسمان میں بدل گئیں (ص:۳۱۱، خطبات دین پوری) ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں نے اس مشرب سے سیرابی حاصل کی ہے اور کر رہے ہیں، اس جدوجہد کی برکت سے جو راہ راست سے دور تھے، جنہیں کلمہ تک یاد نہیں تھا، جو قرآن کی عبارتوں، حدیث کے ترجموں اور دین کی تعلیمات سے بے بہرہ تھے، آج جب وہ اس دعوتی تحریک سے جڑ گئے تو ان تعلیمات واحکامات کی حصولیابی کے بعد دوسروں تک بھی اسے منتقل کرنے کی فکر میں لگ گئے اور لگے ہی رہے، بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت واحکامات کو پہنچانے میں تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں اور لگاتے رہیں گے، یہاں تک کہ نبی کا یہ فرمان صادق آجائے:

”عن المقداد انه يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر او وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام۔“ (مشکوٰۃ، ص:۱۲)

”یعنی اللہ کے نبی کا یہ دین ہر کچے اور پکے گھر میں داخل ہوجائے۔“

چنانچہ آج اس کا خوب خوب مشاہدہ ہو رہا ہے، مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے یہ جماعت جو تیار کی ہے، اگر یہ اسی طرح ملک ملک، دیہات دیہات، شہر شہر، محلہ محلہ پھرتی رہی تو انشاء اللہ ہر گھر مسلمانوں، نمازیوں اور دین داروں سے بھر جائے گا، اللہ اللہ کی پکار، اسلام ہی اسلام کی صدا پوری دنیا میں گونجے گی۔

دارالعلوم دیوبند میں تبلیغی جماعت کی محنت:

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم ہے کہ ماشاء اللہ طلبا کے ساتھ بعض اساتذہ بھی ہر ہفتہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قریہ قریہ پھرتے ہیں، بلکہ طلبا چھٹیوں اور رمضان کے موقع پر چلہ اور فارغ ہونے کے بعد ایک سال لگاتے ہیں، جس سے ان کے اندر دینی وعملی انقلاب آجاتا ہے، بلکہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دنیا کو صراط مستقیم کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نبی کی دعوت، جدوجہد اور قول وعمل کا سب سے بڑا محرک رضائے الٰہی پیدا ہوجائے، کوئی چیز اللہ کی رضا کے سوا ان کے سامنے نہیں ہوتی کہ یہ ملے یا وہ ملے۔ (ماخوذ از کتاب: دین کا نبوی مزاج اور اس کی حفاظت کی ضرورت) بلکہ وہ صحیح معنوں میں خلوص وللّٰہیت کا پیکر بن کر احکام خداوندی اور تعلیمات نبوی کو عام کرتے ہیں، ہدایت سے بے بہرہ لوگوں کو آب ہدایت سے سیراب کرتے ہیں، ان کی زندگی کے نوک و پلک درست کرنے میں دل و جان سے کوشش کرتے ہیں اور اخلاص و استقلال، توکل واعتماد اور زہد وتقویٰ کے ساتھ ہر غریب وامیر، چھوٹے، بڑے اور دین سے بے خبر ان پڑھ لوگوں کو ایمان وہدایت کی دعوت پیش کرتے ہیں، اپنی دعا وتبلیغ اور محنت وکوشش کے ذریعہ ان کی زندگی کو اطاعت و سنت سے آراستہ وپیراستہ کرتے ہیں۔

اگر ان کی زندگی کا قریب سے جائزہ لیا جائے تو ایسا معلوم ہوگا کہ یہ لوگ درحقیقت صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔ ☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت، اتحاد بین المسلمین کی حقیقی نمائندہ تنظیم ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے، اس میں کوئی بھی کمی یا خامی ایمان سے محرومی کا باعث ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر کی واحد تنظیم ہے جو مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ہر قسم کی فرقہ واریت سے آزاد ہے اور اتحاد بین المسلمین کی حقیقی نمائندہ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں ملک عنایت ہاؤس طلبا ریفریشر کورس برائے رد قادیانیت کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے قائم مقام ناظم اعلیٰ سید احمد حسین زید اور حافظ سہیل اشفاق نے بھی خطاب کیا۔ علامہ قاری منیر احمد قادری نے کہا کہ قادیانیت ایمان کے ڈاکوؤں کا گروہ ہے، جس کی سرپرستی اور حفاظت یہودی، عیسائی اور امریکی سامراج کر رہا ہے۔

تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں

مولانا حذیفہ بن غلام محمد وستانوی

آخری قسط

قانون فطرت کی دوسری نظیر

دنیا کی اکثر چیزوں پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک مقصد کے پورا کرنے کے لئے سینکڑوں اسباب وآلات کام میں آتے ہیں، اور ایک زمانہ دراز ابتدائی مقدمات طے کرنے میں صرف ہوتا ہے، سب سے آخر میں مقصود کی صورت نظر آتی ہے، مثال کے لئے درختوں کو دیکھئے اور بیج بونے کے وقت تک تمام درمیانی مراحل پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ ان تمام کاوشوں کا اصلی مقصود یہ تھا جو آج سامنے آیا ہے: اسی طرح تمام کائنات کی پیدائش کا اصلی مقصد اور تمام نبوتوں کا خلاصہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور قانون فطرت کے موافق آخر میں تشریف لائے ہیں۔ اسی مضمون کو سندی شیخی واستاذی حضرت مولانا سید انور شاہ صاحبؒ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے اس بلیغ شعر میں ادا فرمایا ہے۔

اے ختم رسل امت تو خیر الامم بود
چوں ثمرہ کہ آید ہمہ در فصل نضیری

تیسری نظیر:

اسی طرح شاہی درباروں پر نظر ڈالو کہ ایک مدت پہلے سے اس کا انتظام کرنے کے لیے سینکڑوں بڑے چھوٹے حکام برسر کار آتے ہیں، لیکن ان سب کا اصلی مقصد سلطانی دربار کے لیے راستہ ہموار کرنا ہوتا ہے، اور اسی لیے جب دربار کا وقت آتا ہے اور بادشاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوکر مقاصد دربار کی تکمیل کرتا ہے تو اس کے بعد اور کسی کا انتظار باقی نہیں رہتا، اور اسی پر دربار ختم ہوجاتا ہے۔

مسئلہ زیر بحث میں بھی اسی طرح سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت کا ختم ہوجانا بالکل قانون فطرت اور مقتضائے عقل کے موافق ہے۔ اسی قسم کی سینکڑوں نظیریں ذرا تامل سے ہر شخص نکال سکتا ہے۔

قرآن وحدیث اور اجماع امت اور اقوال اور پھر عقلی وجوہ کا جس قدر ذخیرہ اب تک اس رسالہ میں جمع ہوچکا ہے ایک بصیرت والی آنکھ اور سماعت والے کان کے لئے کفایت سے بہت زائد ہے، اور ازلی بدبخت کا کوئی علاج نہیں۔

ارجو ان ینفعنی والمسلمین بہ و ھو
ولی التوفیق وخیر الرفق فی کل مضیق

(ختم نبوت ص:۳۵۷ تا ۳۶۰)

ختم نبوت پر میرے گواہ کے عنوان سے مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں:

مسئلہ زیر بحث: یعنی ختم نبوت پر میرے گواہ

اولئک اشھادی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا غلام المجامع

آخر میں ہم اپنے ان گواہوں کی فہرست پیش کرتے ہیں جن کی شہادتیں اس رسالہ میں موقع بموقع قلمبند ہوچکی ہیں، تاکہ ناظرین خود مقدمہ کا فیصلہ کرسکیں، اور ہر شخص اپنی عاقبت کو پیش نظر رکھ کر کسی جانب کو اختیار کرنے سے پہلے دیکھ لے کہ میں کس گروہ میں داخل ہوتا ہوں اور کس کو چھوڑتا ہوں۔

خداوند عالم جل ذکرہ ومجدہ:

سب سے پہلے خدائے جل وعلا کا کلام پاک ہمارا گواہ ہے (وکفی باللہ شھیدا) جس نے نہ صرف دو چار آیتوں میں بلکہ پوری سو/۱۰۰ آیت صراحتاً واشارۃً اس مسئلہ کو بیان فرماکر ہر تاویل وتخصیص کا راستہ بند کردیا ہے، اور جن میں کسی ایک جگہ اشارہ بلکہ شبہ اور وہم بھی اس معنی کا نہیں ہوتا جو مرزا صاحب اور ان کے متبعین نے ایجاد کئے ہیں۔

انبیاء علیہ السلام

یہ برگزیدہ جماعت جس کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار سے کم نہیں جب ان میں سے رسول دنیا میں آیا اس نے اپنے فرائض منصبی میں اس کو بھی اہم ترین فرض سمجھا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت کے اختتام کا اعلان کردے، جیسا کہ بحوالہ روح المعانی اخذ میثاق کی تفسیر میں گذر چکا ہے، کہ ازل میں انبیاء علیہم السلام سے جو میثاق لیا گیا تھا، اس میں یہ بھی داخل تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا دنیا میں اعلان فرمائیں۔

اس لیے ہر نبی اور رسول کا فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے اعلان کے ساتھ ہی اس کو بھی کہہ دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

چنانچہ اس مقدس جماعت نے اس کی تکمیل کی جن میں سے حضرات ذیل کی تصریحات ان کی

آسمانی کتب وصحائف سے بھی نقل کی جا چکی ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

اس جماعت نے بھی مطلقاً انقطاع رسالت ونبوت کی خبر دی کوئی اشارہ بھی اس طرف نہ کیا کہ کوئی قسم غیر تشریعی یا ظلی یا بروزی پھر بھی باقی رہے گی۔

خاتم الانبیاء علیہم السلام

ان کے بعد خود تشریف لائے تو احادیث میں اس مسئلہ کو مختلف عبارتوں اور مختلف عنوانات سے مجالس میں اس طرح بیان فرمایا کہ مسئلہ کا کوئی پہلو یا اس کی کوئی قید وشرط مخفی نہ رہی۔

لیکن ان تمام احادیث کے طویل دفتر میں بھی کہیں نہ بیان کیا گیا کہ اختتام نبوت سے ہماری مراد صرف شریعت جدیدہ کا اختتام ہے، غیر تشریعی یا ظلی بروزی طور پر کوئی قسم نبوت کی ہمارے بعد بھی باقی رہے گی، اور پھر یہی نہیں بلکہ بہت سی احادیث میں صراحتاً ہر قسم کی نبوت کا انقطاع صاف طور پر بیان کرکے تمام تحریفات کی جڑ کاٹ دی جو مرزا صاحب اور ان کی امت نے ایجاد کی ہیں۔

صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین:

میرے گواہوں کی چوتھی قسط صحابہ وتابعین کی وہ مقدس جماعت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلوقات اولین وآخرین سے افضل ہیں۔ جن میں سے ترانوے حضرات کی شہادتیں اس رسالہ میں قلمبند ہو چکی ہیں۔ لیکن ہمیں ان کے بیانات میں بھی کوئی لفظ ایسا نظر نہیں پڑتا جس میں تشریعی، غیر تشریعی، یا ظلی بروزی، یا لغوی، مجازی نبوت کی تفصیل کرکے کسی قسم کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی باقی بتلایا گیا ہو بلکہ نہایت وضاحت کے ساتھ جمیع اقسام نبوت کے اختتام کا اعلان کرکے مدعی نبوت کے کفر وارتداد کے حکم پر اجماع کیا گیا ہے۔

حضرات محدثین:

ہمارے گواہوں کی پانچویں قسط وہ حضرات ہیں جنہوں نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک لفظ نہیں بلکہ ایک ایک زیر وزبر کی تحقیق کے لیے سینکڑوں ہزاروں میل کے سفر قطع کیے، اور اپنی عمر کے لیل ونہار ان کے الفاظ کی تحقیق اور معانی کی تشریح میں صرف کرکے ایسا منقح اور صاف کر دیا کہ کسی شبہ کی گنجائش نہ رہے، اس جماعت سے اڑسٹھ حضرات کی شہادتیں اس مقدمہ میں پیش کی جا چکی ہیں، لیکن ان میں بھی کسی کی زبان سے نہ نکلا کہ اختتام نبوت سے صرف شریعت جدیدہ کا اختتام مراد ہے، غیر تشریعی یا ظلی بروزی طور پر نبوت باقی ہے، بلکہ انہوں نے پہلے حضرات سے زیادہ وضاحت سے ہر قسم کی نبوت ووحی کا انقطاع اور ہر مدعی نبوت کے کفر وارتداد کا حکم دیا۔

حضرات مفسرین:

میرے شہداء کی چھٹی قسط حضرات مفسرین ہیں، جنہوں نے قرآن کریم کے ایک ایک حرف بلکہ زیروزبر اور حرکت ووقف کی تشریح وتفسیر کے لیے اپنی عمروں کو وقف کرکے آیات فرقانیہ کو اس طرح واضح فرمادیا کہ کسی شبہ کا راستہ باقی نہ رہے، جن میں سے پچیس حضرات کی شہادتیں اسی رسالہ میں گذر چکی ہیں۔ اس مقدس جماعت نے بھی اس معمہ کو حل نہ کیا جو مرزاجی اور ان کی امت کا مدعی ہے، بلکہ (معاذ اللہ) امت کو اس گمراہی اور غلطی میں رہنے دیا، جس میں اب تک تمام حضرات سابقین نے چھوڑا تھا، یعنی کسی نے نہ فرمایا کہ ختم نبوت سے فقط شریعت جدیدہ کا اختتام مقصود ہے بعض اقسام نبوت اور بھی باقی رہیں گی۔

حضرات فقہاءِ مذاہب اربعہ (حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ):

مسئلہ زیر بحث اگرچہ اصولی مسئلہ ہونے کی وجہ سے فقہاء کے فرائض سے علیحدہ ہے، لیکن کہیں کہیں ضمنی طور پر کلمات کفر اور موجبات ارتداد کو بیان کرتے ہوئے ان حضرات نے بھی اس سے تعرض کیا ہے، جن میں سے مذاہب اربعہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ کے دس حضرات کی عبارتیں نقل کی جا چکی ہیں، جن میں ہر مدعی نبوت اور اس کی تصدیق کرنے والوں کو ہی کافر ومرتد نہیں بتلایا گیا، بلکہ اس شخص کو بھی باتفاق کافر کہا گیا جو مدعی نبوت کے دعوے میں سچائی کا احتمال بھی پیدا کرے۔

یہ حضرات اگرچہ بال کی کھال نکالنے والے ہیں، مگر انہوں نے بھی کوئی تفصیل نہ فرمائی، کہ یہ سنگین جرم (کفر) صرف اس شخص پر عائد ہے جو نبوت مستقلہ اور شریعت جدیدہ کا مدعی ہو، یا اس کی تصدیق کرنے والا ہو، غیر تشریعی یا ظلی بروزی یا لغوی یا مجازی طور پر اگر کوئی دعویٰ کرے یا اس کی تصدیق کرے تو اس میں داخل نہیں۔

حضرات متکلمین:

گواہان ختم نبوت کی ساتویں قسط حضرات متکلمین ہیں، جن میں سے سولہ حضرات کے بیانات قلمبند کیے گئے ہیں، اُن حضرات کے یہاں اگرچہ بات بات پر اور حرف حرف پر بحث ومباحثہ کا بازار گرم ہے، ایک عبارت میں جتنے احتمالات عقلی طور پر ہو سکتے ہیں ان کے یہاں تقریباً زیر بحث آجاتے ہیں، لیکن ان میں بھی کسی کے منہ سے یہ نہیں نکلا کہ ختم نبوت سے صرف شریعت جدیدہ ومستقلہ کا اختتام مقصود ہے، غیر تشریعی طور پر نبوت بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔

صوفیائے کرام:

آخر میں ہم وہ گواہ پیش کرتے ہیں جن کے مقالات وحالات مقام نبوت کے اظلال ہیں، جن کے علوم ومعارف کا میدان صرف اوراق کتب نہیں، بلکہ الہام رحمانی اور مکاشفات بھی اُن کے مشعل راہ

ہیں جن میں سے دس حضرات کی شہادتیں ابھی درج کی گئی ہیں۔

اس نکتہ رس اور دقیقہ سنج جماعت نے بھی امت کو یہ اطلاع نہ دی کہ اصطلاح شریعت اور قرآن و حدیث میں جس کو نبوت کہا جاسکتا ہے اس کی کوئی قسم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی باقی رہے گی، بلکہ علماء ظاہر اہل سنت والجماعت کے عقائد اور بیانات کے مطابق انہوں نے بھی مطلقاً ہر قسم کی نبوت کو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم سمجھا اور سمجھایا۔

الغرض! ابتدائے آفرینش سے آج تک انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام اور علماء و صلحاء کی بے شمار جماعتیں جس چیز کی گواہی دیتی چلی آئیں اور کسی نے اس میں تاویل و تخصیص کی شاخ نہ نکالی بلکہ اپنے اطلاق پر تسلیم کیا، اور کرایا۔ آج اگر کوئی شخص ان سب کے خلاف اس میں تحریف کرنے لگے تو اس کے سوا کیا کہا جائے۔

سر خدا کہ عارف و زاہد کسے نہ گفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اور میں تو پھر وہی عرض کروں گا جو پہلے کر چکا ہوں، کہ اگر حق و ہدایت ان حضرات انبیاء و صحابہ وغیرہم کے راستہ کے سوا کہیں اور ہے تو مجھے ایسے حق کی ضرورت نہیں میں ایسی ہدایت سے معافی چاہتا ہوں۔

و رشادی ان یکن فی سلوتی
فدعونی لست ارضی بالرشاد

ترجمہ: ''اور میری ہدایت اگر اس میں مضمر ہے کہ میں ان حضرات سے علیحدہ ہوجاؤں تو تم مجھے چھوڑ دو، میں ایسی ہدایت کا خواہاں نہیں۔''

اور نہایت شرح صدر کے ساتھ کہوں گا کہ اگر ان حضرات کا اتباع گمراہی ہے تو وہ گمراہی ہی میرا مذہب ہے، مجھے اس سے زیادہ کی چیز کی ضرورت نہیں۔

و لنعم ما قال الشافعی ۔

ان کان رفضا حب ال محمد
فلیشهد الثقلان انی رافض

''اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نام رافضیت ہے، تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں بھی رافضی ہوں''

اگر کسی مجنون کے نزدیک یہ سارے افضل الخلائق خلاصہ کائنات (معاذ اللہ) گمراہ ہیں تو میں تنہا ہدایت پاکر کیا کروں گا۔

و ما انا الا من غزیة ان غوت
غویت و ان ترشد غزیة ارشد

ترجمہ: ''میں قبیلۂ غزیہ کا ایک فرد ہوں، اگر غزیہ سب گمراہ ہوئے تو میں بھی گمراہ ہوں، اور اگر وہ ہدایت پر ہیں تو میں بھی ہدایت پر ہوں۔''

(ختم نبوت: ص ۲۶۱ تا ۲۶۵)

ویسے تو ختم نبوت پر بہت کچھ لکھا گیا۔ احقر نے اس موضوع پر سب سے مضبوط اور مدلل تحریر حضرت مفتی شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی پائی، لہٰذا اسی سے زیادہ استفادہ کیا ہے! گویا ختم نبوت کامل کی تلخیص ہے، البتہ کہیں درمیان میں احتساب قادیانیت سیٹ سے بھی اقتباسات نقل کیے ہیں اور تمہیدی بات میں ائمہ تلبیس فتوی تکفیر صحیح تاریخ الطبری وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

ختم نبوت پر قلم اٹھانے کا داعیہ مجلس احرار انڈیا کے صد سالہ پروگرام میں شرکت کے بعد پیدا ہوا! اور اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر یہ مقالہ قلم بند کیا اس امید سے کہ آخرت میں باعثِ نجات ہوجائے۔

اخیر میں بندہ حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی ایک بہترین اور عمدہ تحریر پر اپنے مضمون کو سمیٹتا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:

مسئلہ ختم نبوت اور اس کی اہمیت

خداوند ذوالجلال والاکرام کی توحید کے بعد سرور عالم سیدنا مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت کا مسئلہ ہے جس طرح بغیر توحید کے اقرار کے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بغیر ختم نبوت کے اعتراف کے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ بلکہ توحید کا اقرار شرعاً وہی معتبر ہے جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ مانے ورنہ جو شخص یہ کہے کہ میں حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ سمجھتا ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی مانتا ہوں مگر حضور پر نور کے کہنے سے میں خدا کو ایک نہیں سمجھتا۔ بلکہ میری ذاتی تحقیق یہی ہے کہ خدا ایک ہے تو یہ شخص شرعاً مسلمان نہیں۔ مسلمان وہ ہے جو رسول اللہ کے کہنے سے خدا کو ایک مانے۔

(احتساب قادیانیت: ج ۲/ص ۳۶۳)

خلاصہ یہ کہ ختم نبوت پر ایمان و کفر کا مدار ہے، جیسے توحید کا منکر کافر ہے، اسی طرح ختم نبوت کا منکر بھی کافر ہے۔

مذکورہ تفصیل کو پڑھنے کے بعد مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے اپنے نفس سے دریافت کریں کہ کیا وہ مسلمان ہوسکتے ہیں؟ کیوں کہ حدیث میں ''استفتی نفسک'' تو اپنے نفس سے فتویٰ پوچھ؟ قادیانی میں نبی ہونے کی دور دور تک ذرہ برابر بھی نہ لیاقت ہے نہ صلاحیت ہے۔ ہاں! البتہ دجال ہونے کی تمام شرائط موجود ہیں۔ حضرت کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ نے جب مشاہدہ کیا کہ اب تو بارش کے مینڈکوں اور کیڑے مکوڑے کی طرح، جس کو دیکھو دعویٰ نبوت لے کر کھڑا ہوجاتا ہے تو آپ نے ''شرائط نبوت'' کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس کی تلخیص پیش خدمت ہے، ویسے تو ختم نبوت کے بعد اب کسی نبی کی بعثت کا کوئی سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا مگر پھر بھی لوگوں کے علم میں لانے کے لیے شرائط نبوت کو بیان کیا جارہا ہے کیوں کہ اب کسی میں بھی یہ شرائط قیامت تک نہیں پائی جائیں گی۔

سلاطین عالم کا یہ طریقہ رہا کہ ہر کس وناکس کو اپنا وزیر اور سفیر نہیں بناتے وزارت اور سفارت کے لیے ایسے شخص کو منتخب کرتے ہیں جو عقل اور فہم میں یگانہ روزگار ہو بادشاہ اور اس کی حکومت کا وفادار اور اطاعت شعار ہو صادق اور راست باز ہو امانت دار اور دیانت دار ہو جھوٹا اور مکار نہ ہو زیرک اور دانا ہو کہ احکام شاہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرتا ہو وغیرہ وغیرہ۔ جب تک اس قسم کے اوصاف فاضلہ اور صفات کاملہ نہ ہوں گی اس وقت تک اس کو منصب وزارت وسفارت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

جب شاہان دنیا کی مجازی اور فانی حکومت کی وزارت اور سفارت کے لیے یہ شرائط ہیں تو اس احکم الحاکمین اور شہنشاہ حقیقی کی نبوت اور خلافت کے لیے اس سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر شرائط ہوں گی حافظ تورپشتی المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں۔

انبیائے کرام ہمیشہ فرمان الٰہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کا نفس اطاعت خداوندی میں ہمیشہ ان کا تابع اور مطیع ہوتا ہے یہی وجہ کہ یہ بزرگ حضرات خدا تعالیٰ کی معصیت سے معصوم ہوتے ہیں۔ اگر انبیاء معصوم نہ ہوتے تو حق تعالیٰ مخلوق کو ان کی بے چون وچرا اطاعت ومتابعت کا حکم نہ دیتا انبیاء کی عقل دوسرے لوگوں کی عقل سے ارفع اور اکمل ہوتی ہے ان کے ادراکات دوسروں کے ادراکات سے بہت زیادہ سریع اور تیز ہوتے ہیں خطاء اور غلطی سے محفوظ اور مامون ہوتے ہیں ان کی رائے دوسروں کی رائے سے زیادہ تیز اور قوی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ علوم وحی کو جس طرح انبیاء سمجھتے ہیں دوسروں سے ممکن نہیں ان کا حافظہ سب سے قوی ہوتا ہے اور فصاحت اور بلاغت اور تاثیر سخن میں بھی انبیاء اور تمام ابناء عصر پر غالب رہتے ہیں ان کی ظاہری اور باطنی قوی سب سے زیادہ قوی ہوتی ہے ان کا خلق نہایت نیک اور ان کی صورت بڑی وجیہہ اور ان کی آواز نہایت عمدہ اور خوش اور غایت درجہ مؤثر ہوتی ہے غرض یہ کہ انبیاء جس طرح سیرت اور معنی کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں اسی طرح صورت اور ظاہر میں بھی خوب تر اور پسندیدہ تر ہوتے ہیں۔ (انتہی مترجماً من الفارسیہ بالہندیہ)

اس زمانے میں لوگوں نے نبوت اور رسالت کو کھیل بنالیا ہے جس کا جی چاہتا ہے نبوت کا دعویٰ کردیتا ہے وحی اور الہام کے اشتہار شائع کرنے شروع کردیتا ہے اس لیے ہم مختصر طور پر نبوت کی کچھ شرائط ذکر کرتے ہیں جو عین عقل سلیم کے مطابق ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی عقل والے کو ان کے قبول کرنے میں تردد نہ ہوگا۔ (احتساب قادیانیت: ج۲/ص۹۶ تا ۹۷)

شرائط نبوت:

(۱) عقل کامل، (۲) حفظ کامل، (۳) علم کامل، (۴) عصمت کاملہ ومستمرہ، (۵) صداقت وامانت کاملہ، (۶) عدم توریث، (۷) زہد کامل، (۸) حسب ونسب اعلیٰ ہو، (۹) مرد ہو، (۱۰) اخلاق کاملہ۔

تلک عشرۃ کاملۃ۔ ان شرائط کا نبی میں ہونا ضروری ہیں۔ اب آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، کون ان شرائط پر اترتا ہے، اور کون نہیں اترتا۔ اور پھر خود ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کون نبی تھا اور کون نبی نہیں۔

اللہ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے، ہر قسم کی ضلالت گمراہی، شہوات وشبہات کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور کل قیامت کے دن خاتم الانبیاء والمرسلین احمد۔

☆☆......☆☆

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور قادیانیوں کے عبرت انگیز واقعات

جدید ایڈیشن

جمع وترتیب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆ اولیاء اللہ کے وجد آفرین واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت وکشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنۂ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ ☆ دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے، جنہوں نے آمنہؓ کے لال کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔ ☆ آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی برپا کردی۔ ☆ جیالے، جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خونِ دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔ ☆ پیران عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ وتابندہ رکھا۔ ☆ شیر دل اسیران تحریک ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوبؐ کے جرم میں پس دیوار زنداں سنت یوسفؑ ادا کی۔ ☆ مسیلمہ کذاب کی اولاد خبیثہ کی ٹھکائی۔ ☆ منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔ ☆ غداران ملت کی راز افشائی۔ ☆ مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔ ☆ اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

علماء، طلباء اور مبلغین ختم نبوت کے لئے خصوصی رعایت صرف 110 روپے

ناشر: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل: 0321-2115595

خبروں پر ایک نظر

حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ کا دورۂ بلوچستان

کوئٹہ (رپورٹ: محمد یونس) حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم اپنے رفیق سفر قاری عبدالرحمٰن کے ساتھ ۲۰رجون ۲۰۱۱ء کراچی کو کوئٹہ تشریف لائے۔ ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام، مولانا خلیفہ گل حبیب خان، مولانا خلیفہ محب اللہ نے بمع اپنے رفقاء حضرت خواجہ صاحب کا عظیم الشان استقبال کیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے ایئرپورٹ پر دعا فرمائی اور اس کے بعد مولانا خلیفہ گل حبیب خان کے ساتھ کچلاک حاجی محمد حسین کانسی کے پاس تشریف لے گئے۔

۲۰رجون بعد نماز عصر مدرسہ امام ابوحنیفہ ضلع پشین میں جلسہ دستار بندی میں شرکت فرمائی اور طلبا کی دستار بندی کی اور دعا فرمائی۔

۲۱رجون ظہرانہ مولوی سعد اللہ نے دیا، جس میں حضرت خواجہ صاحب تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہ صاحب کے اس سفر کے میزبان حاجی محمد حسین کانسی نے عشائیہ کا پروگرام رکھا ہوا تھا۔

۲۲رجون صبح ۱۰ بجے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ تشریف لائے مجلس بلوچستان کے نائب امیر مولانا قاری عبداللہ منیر صاحب اور راقم الحروف نے خوش آمدید کہا۔ دوپہر ۱۲ بجے جامعہ اسلامیہ مطلع العلوم کے ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد کے اصرار پر حضرت خواجہ صاحب نے فارغ التحصیل علماء کرام کی دستار بندی فرمائی اور دعا کرائی۔ ظہرانہ حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب کے عزیز و رشتہ دار حاجی سلیم نے دیا تو حضرت خواجہ صاحب وہاں تشریف لے گئے، ظہرانہ کے بعد آرام فرمایا بعد نماز عصر کوئٹہ کینٹ تشریف لے گئے۔ بعد نماز مغرب حاجی محمد نعیم کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے عشائیہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

۲۳رجون مجلس کے ذمہ دار مولانا نورالدین ہاشمی نے نورانی مسجد میں ناشتہ کا انتظام کیا تھا، ناشتہ کے بعد جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم میں تشریف لے گئے، جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی نے آپ کا استقبال کیا، حضرت خواجہ صاحب نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد محمدی مسجد میں دعا فرمائی۔ بعدازاں حضرت خواجہ صاحب کے میزبان حاجی محمد حسین کانسی کے کارخانے میں دعا فرمائی۔ اس کے بعد حاجی عبدالمنان صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

۲۳رجون کا ظہرانہ کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حضرت خواجہ صاحب کے اعزاز میں کیا تھا، جس میں کوئٹہ شہر کے مشہور علماء کرام بھی مدعو تھے۔ ظہرانہ کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے آرام فرمایا اور عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے روح رواں حاجی فیاض حسن سجاد کے گھر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی اور مغرب سے قبل مولانا خلیفہ گل حبیب صاحب کے مدرسہ ریاض العلوم ریگی ضلع پشین میں تشریف لے گئے، حضرت خلیفہ صاحب نے عشائیہ کا انتظام کیا تھا اور دل کھول کر خرچ کیا۔ یہاں سے فراغت کے بعد کچلاک آرام کے لئے حضرت خواجہ صاحب تشریف لے گئے۔

۲۴رجون صبح ۹ بجے دارالعلوم خانوزئی میں جلسہ دستار بندی میں شرکت فرما کر طلبا کی دستار بندی فرمائی اور اختتامی دعا بھی فرمائی۔ ظہرانہ کا انتظام خلیفہ گل حبیب صاحب کے بھائی نصیب خان نے قلعہ سیف اللہ میں کیا تھا۔ نماز جمعہ قلعہ سیف اللہ میں ادا فرمائی۔ بعد نماز جمعہ قلعہ سیف اللہ سے لورالائی کی طرف سفر شروع کیا، اہل لورالائی نے ۲۰ کلومیٹر پہلے ایک عظیم الشان استقبالی قافلہ کی شکل میں جو حضرت خلیفہ محب اللہ کی قیادت میں تھا، استقبال کیا اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ کے فلک شگاف نعروں سے حضرت خواجہ صاحب کا استقبال کیا۔ حضرت خواجہ خلیل احمد کی آمد سے اہل لورالائی کے چہروں پر خوشی اور مسرت قابل دید تھی۔ لورالائی میں سب سے حضرت خواجہ صاحب کی میزبانی کا شرف ڈاکٹر شیر زمان صاحب کو نصیب ہوا۔ حضرت نے دعا فرمائی۔ اس کے حضرت قبلہ خواجہ خان محمدؒ کے قدیم عقیدت مند حاجی خواجہ اشرف کے گھر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی بعدازاں رات کا قیام حضرت خلیفہ محب اللہ کے مدرسہ میں فرمایا۔

۲۵رجون صبح ناشتہ کا شرف مولانا سیف الرحمٰن صاحب کو نصیب ہوا، بعدازاں مدرسہ دارالعلوم حقانیہ، جامعہ مخزن العلوم، دارالعلوم اسلامیہ میں حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد خلیفہ محب اللہ کے مدرسہ میں جلسہ دستار بندی میں شرکت فرما کر طلبا کی دستار بندی اور دعا فرمائی۔ ظہرانہ کا انتظام حاجی قاسم نے کیا تھا، اس میں شریک فرما کر بعد نماز ظہر حاجی طٰہٰ خان صاحب کے گھر آرام فرمایا۔ اس کے بعد مغرب سے قبل دو تین معتقدین کے گھر بھی دعا فرمائی۔ بعد نماز مغرب لورالائی کے ایک عظیم دارالعلوم میں جلسہ دستار بندی تھا، حضرت خواجہ خلیل احمد نے شرکت فرمائی اور طلبا کی دستار بندی اور دعا فرمائی۔ رات کا قیام حاجی طٰہٰ خان کے گھر میں فرمایا۔

۲۶رجون، صبح نماز فجر ادا فرما کر کچلاک کی طرف روانگی ہوئی، کچلاک پہنچ کر حضرت خواجہ خلیل

احمد صاحب نے حاجی محمد حسین کانسی کے پاس تھوڑی دیر آرام فرمایا بعدازاں تیاری فرما کر کوئٹہ ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر معتقدین حضرت خواجہ صاحب کو رخصت کرنے کے لئے موجود تھے۔ حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب نے الوداعی دعا فرمائی اور بذریعہ طیارہ ڈیرہ اسماعیل خان روانہ ہوگئے، جب حضرت خواجہ صاحب رخصت ہو رہے تھے تو منظر قابل دید تھا، ہر آنکھ اشکبار تھی، حضرت خلیفہ گل حبیب، حاجی محمد حسین کانسی اور ان کے صاحبزادے اور راقم الحروف سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور راقم الحروف حضرت خواجہ صاحب کے اس سارے سفر میں رفیق رہا اور حضرت کی خدمت وقدم بوسی کر کے خوب دعائیں لیں۔

☆☆ ...... ☆☆

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کا دورہ کوئٹہ

کوئٹہ (رپورٹ: محمد یونس) گزشتہ دنوں چند دنوں کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کوئٹہ تشریف لائے۔ راقم الحروف کو اس کی اطلاع نہیں تھی، دو دن بعد معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ امیر مرکزیہ صاحب کوئٹہ کی عظیم دینی درسگاہ مرکزی مدرسہ تجوید القرآن میں تشریف فرما ہیں۔ فوراً مدرسہ تجوید القرآن پہنچا، جہاں حضرت استاد جی امیر مرکزیہ صاحب مدرسہ تجوید القرآن کے مہتمم حضرت قاری مہر اللہ صاحب اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی۔ حضرت قاری مہر اللہ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ امیر مرکزیہ صاحب آرام کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں اس پر حضرت قبلہ نے فرمایا کہ آرام کا ایک حصہ کوئٹہ کے مدارس دیکھنا بھی ہے، حضرت قاری مہر اللہ صاحب کی قیادت میں حضرت قبلہ استاد جی صاحب حاجی محمد اکرم، مولانا محمد علی، بھائی محمد سلمان اور راقم الحروف نے کوئٹہ کے بڑے بڑے مدارس، مرکزی مدرسہ تجوید القرآن، جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد، جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم، جامعہ امدادیہ، جامعہ دارالعلوم کا دورہ کیا اور الحمدللہ! حضرت استاد جی مدظلہ ان دینی قلعوں کو دیکھ کر اور علمائے کرام وطلبا سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ بندہ نے حضرت قبلہ استاد جی امیر مرکزیہ صاحب سے عرض کی کہ دفتر ختم نبوت بھی تشریف لائیں تو ۲۸/رجب ۱۴۳۲ھ بروز جمعہ عصر نماز سے قبل دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں تشریف لائے، مجلس کے رفقاء نے دفتر کے باہر پرجوش استقبال کیا۔ اس کے بعد حضرت قبلہ استاد جی صاحب نے مجلس کے رفقاء اور ساتھیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: ختم نبوت سے انکار پورے دین سے انحراف ہے، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں پر اللہ رب العزت کا خاص انعام ہے، برصغیر میں انگریز کے ایماء پر مرزا قادیانی ملعون نے نبوت کا دعویٰ کیا، گزشتہ صدی کا یہ سب سے بڑا فتنہ ہے، ہمارے اکابر نے اس فتنے کا راستہ روکنے کے لئے جدوجہد کی اور ملت اسلامیہ کو قادیانی فتنہ کے کفریہ عقائد سے باخبر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ حق پر ہوگا جو فتنوں کا مقابلہ کرے گا، اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کی جو جماعتیں دینی خدمات سرانجام دے رہی ہیں، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، ہم تبلیغی جماعت کی خدمات کو فراموش نہیں کر سکتے، جس نے لاکھوں مسلمانوں کو دین سے جوڑ دیا ہے طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرنے والے مجاہدین ہماری آنکھوں کا تارا ہیں، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ دینی قوتوں کا ساتھ دیں، کسی کی مخالفت نہ کریں۔ عصر نماز کی امامت حضرت قاری مہر اللہ نے کرائی۔ نماز کے بعد حضرت دامت برکاتہم واپس اپنے دیرینہ دوست حاجی محمد اکرم صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور ۲/جولائی کو ملتان تشریف لے گئے۔ ایئرپورٹ پر حاجی محمد اکرم، ڈاکٹر صاحب، بھائی سلمان، مولانا محمد علی، حاجی عبدالصمد سومرو اور راقم الحروف نے حضرت قبلہ استاذ جی دامت برکاتہم العالیہ کو اشکبار آنکھوں سے رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ استاذ جی امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆ ... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلدازجلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆ ... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆ ... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆ ... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆ ... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆ ... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے نام ارسال کی جائیں۔

قرآن وسنت فقہ اور علوم عالیہ کے

شائقین اور طلبہ کے لئے خوشخبری

مجدّدِ عصر، قطب دوراں، قیوم زمان

حضرت مولانا **ابوسعد احمد خان** رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

کی قائم فرمودہ عظیم روحانی علمی اور تربیتی درسگاہ

جامعہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں بحمدللہ تعالیٰ درس نظامی کی

مکمل تعلیم وتدریس اور فارسی تا دورۂ حدیث شریف کا اجراء

نئے تعلیمی سال ۱۴۳۲ھ سے جامعہ ہذا میں کہنہ مشق تجربہ کار اور ماہر فن اساتذہ ومدرسین تشنگانِ علوم دینیہ کو علوم ومعارف سے سیراب فرمائیں گے۔

علم وعمل کی جامعیت، شریعت وطریقت کی واقفیت، ظاہر وباطن کی تربیت اور خانقاہ سراجیہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی وعلمی درسگاہ سے فیض یاب ہونے کیلئے رمضان المبارک اور شوال المکرم ۱۴۳۲ھ کے اوائل میں رابطہ فرمائیں تاکہ داخلہ یقینی ہوسکے۔

رابطہ کیلئے فون: 0300-6091121

شعبہ نشرواشاعت

جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

REGD. SS.160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقات جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ